رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو قادیان دار الامان سے نکلتا ہے

ایڈیٹر و پبلشر قاسم علی احمدی

فاروق

قادیان

شرح چندہ

خلافت لائبریری
نمبر
مملوکہ صدر انجمن احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۰	قادیان دار الامان مورخہ ۳ محرم ۱۳۵۴ھ مطابق ۷ اپریل ۱۹۳۵ء	نمبر (۱)

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

(۲) حکومت نے اس گندہ اور دلخراش ٹریکٹ "کیا مرزا غلام احمدؐ عورت تھی یا مرد تھا" کے پبلشر پر لاہور میں مقدمہ چلایا ہے۔ (۳) محلہ دار الرحمت کے بچوں کی ایک انجمن نے جس کا نام حزب اللہ ہے۔ جو اس غرض سے بنائی گئی تھی۔ کہ بچے اسلامی مسائل کے متعلق لیکچروں کی مشق کیا کریں ۳ اور ۶ اپریل کو اس انجمن کا اجلاس ایک پرائیویٹ مکان میں کیا گیا۔ جس کے متعلق خان صاحب چوہدری حسین علی مجسٹریٹ علاقہ متعینہ قادیان نے پولیس کو حکم دیا کہ زیر دفعہ ۷ کریمنل امینڈمنٹ ایکٹ ۳۲ء اس پرائیویٹ اجلاس میں گھس جائے۔ حکم کی مصدقہ نقل دینے سے انکار کر دیا۔ اور پولیس رپورٹروں کے علاوہ ایک کافی تعداد دوسرے لوگوں کی بھی بچوں کے اس جلسہ میں داخل کرائی گئی۔ اس کے متعلق نیشنل لیگ قادیان نے پروٹسٹ کیا اور مجسٹریٹ اور پولیس کے اس رویہ کے خلاف ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ پنجاب کو بھیجے گئے۔ مفصل بعد

فاروق ایک سال کیلئے رعائتی قیمت میں

ایک ہمدرد اور فاروق کے شیدائی نے مبلغ پچیس ۲۵ روپے فاروق کی امداد میں اس شرط پر عطاء کئے ہیں۔ کہ ۱۲۵ اخبار ایسے شائق مگر غریب احمدیوں کے نام بجائے چار روپیہ سالانہ چندہ کے تین تین روپیہ رعایتی قیمت پر جاری کئے جاویں۔ جو فاروق کے خواہاں ہوں۔ مگر بوجہ مالی کمزوری چار روپیہ اداء نہ کر سکتے ہوں۔ اس لئے میں ناظرین فاروق کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جو ایسے دوست فاروق کو ایک سال کے لئے خریدنا چاہیں۔ وہ صرف تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر دفتر فاروق میں ارسال کر دیں۔ انکو ایک سال تک اس رعایتی چندہ میں فاروق ہفتہ وار ملتا رہیگا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسے خریدار جدید ہوں سابقہ خریداروں میں سے کوئی صاحب درخواست نہ کریں تین روپیہ وصول ہوتے ہی انکے نام اخبار جاری کر دیا جائیگا۔ اگر منی آرڈر نہ بھیج سکیں تو وی پی کی اجازت دیں جو تین روپیہ پانچ آنہ کا معہ خرچ ڈاک وی پی ارسال ہو گا۔ یہ قیمت رعایتی بہر حالی پیشگی آنی چاہیئے:۔ (منیجر فاروق)

دفعہ ۱۴۴ کا ناجائز استعمال!

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ٹریبیون ۵ اپریل کی اشاعت میں ایک ایڈیٹوریل نوٹ قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے متعلق شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ

"کریمنل لاء میں کسی ضابطہ کا ایسا کثرت سے ناجائز استعمال نہیں کیا گیا۔ جیسا دفعہ ۱۴۴ کا۔ اس سلسلہ میں سب سے تازہ مثال ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا وہ حکم ہے جس کے ماتحت قادیان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کیگئی۔ اور پبلک کو ہر قسم کی تقاریر یا مجالس سے روکدیا گیا۔ یہ امتناعی حکم کسی شخص کے نام نہ تھا۔ اور نہ ہی کسی خاص مقام تک محدود تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس حکم کو اسی طرح استعمال کیا ہے جس طرح سیڈیشس میٹنگ ایکٹ استعمال کرنے کا منشاء ہے۔ یہ حکم ایسا خلاف قانون تھا۔ کہ ہائی کورٹ کو فیصلہ کرنا پڑا۔ کہ یہ حکم نامعقول تھا۔ مگر ایسے معاملات میں ہائی کورٹ پبلک کی تکلیف صحیح طور پر رفع نہیں کر سکتا۔

حکم خواہ خلاف قانون بھی ہو پھر بھی اپیل کے مراحل اتنا وقت لے لیتے ہیں۔ کہ نفاذ کا زمانہ عموماً گذر جاتا ہے۔ امید ہے کہ گورنمنٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام ایسے احکام جاری کر دیگی جس سے اس دفعہ کا ناجائز استعمال بند ہو جائے۔ اس تجویز کے عملی نفاذ میں اگر کچھ دقتیں ہوں۔ یا یہ مناسب نہ خیال کی جائے۔ تو پھر قانون میں ایسی تبدیلی ہونی چاہیئے۔ کہ اس سکشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقایا داران بابت چندہ ۳۴ء

احباب ذیل ایسے خریدار ہیں۔ جن کے نام وی پی نہیں ارسال ہوئے۔ اس خیال پر کہ وہ حسب اعلان سابقہ مندرجہ فاروق اپنا بقایا خود ارسال کردیں گے مگر اب تک وصول نہیں ہوا۔ اس لئے اب دوبارہ ان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ یا تو رقم مندرجہ ذیل جو ان کے اسم گرامی کے سامنے لکھی ہے منی آرڈر کر کے یا بیت المال کے ذریعہ ارسال فرماویں۔ یا مجلس مشاورت پر بھیجدیں۔ یا بھجوادیں۔

۲۴۷ مکرمی میاں محمد یوسف صاحب اپیل نویس للعہ ر
۲۴۷ مکرمی نادر علی صاحب رتوچھہ عہ ر
۱۳۹ مکرمی بابو محمد امین صاحب ریلوے کلرک للعہ ر
۱۴۸ مکرمی میر محمد بخش صاحب وکیل عہ ر
۱۵۳ مکرمی بابو محمد رشید خانصاحب سٹیشن ماسٹر للعہ ر
۱۶۷ مکرمی چوہدری محمد یعقوب صاحب انسپکٹر انکمٹیکس سے ر دو سال گذشتہ
۳۱۰ مکرمی مولوی غلام علی صاحب مدرس عہ ر
۳۷۸ مکرمی مولوی حسن خان صاحب مدرس للعہ ر
۴۰۰ مکرمی منشی برکت علی صاحب لائق عہ ر
۴۲۳ مکرمی منشی محمد عبداللہ صاحب ہیڈ منشی نہر للعہ ر
۷۹۰ مکرمی میاں فضل دین صاحب رنگریز عہ ر
۵۵۵ مکرمی چوہدری کریم بخش صاحب بھاگو پٹی عہ ر
۷۲۱ مکرمی عبدالعظیم صاحب ہائی سکول سے ر
۶۸۰ میاں عمرالدین صاحب ہٹہ لالہ دیسراج عہ ر
۷۱۳ شیخ محمد یوسف صاحب انصار اللہ عہ ر
۵۵۶ مولوی محمد یعقوب صاحب دکن عہ ر
۹۵ جناب مولوی غلام حسین صاحب بی اے پنشنر انسپکٹر مدارس .... للعہ ر

وی پی واپس کرنے والے احباب کو تیسری بار اطلاع

تعجب ہے کہ فاروق کے وہ مہربان جنہوں نے اس وقت جبکہ گذشتہ سال میں نے بوجہ کمی خریداری فاروق کو بند کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ ہرگز پسند نہ کیا۔ کہ فاروق جو سلسلہ کا ایک دیرینہ خادم ہے احباب کی عدم توجہی سے بند ہو جائے۔ ایسے خیر خواہوں نے باوجود فاروق میں بار بار اعلان کرنے کے اور اطلاع دینے کے فاروق کے وی پی دو دو۔ تین تین۔ چار چار دفعہ واپس کر کے ہر مرتبہ محصول ڈاک کا نقصان پہنچایا۔ اگر کسی معقول وجہ پر شاذ ونادر واپسی ہوتی۔ تو چنداں شکایت نہ تھی مگر بلا وجہ وی پی واپس کرنا ان کی شایان شان نہ تھا۔ اب میں پھر تیسری مرتبہ فاروق میں ان کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ براہ مہربانی اپنی اپنی رقم جو ان کے نام کے آگے لکھی گئی ہے۔ یا تو بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں یا بوساطت ناظر صاحب بیت المال اپنی انجمن کے ماہواری چندہ کیساتھ بھجوادیں۔ اور ان کو لکھدیں۔ کہ یہ رقم دفتر فاروق میں دیدیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دیں۔ کہ وہ کب تک چندہ واجب الاداء عطاء کرینگے۔ اگر ان تینوں صورتوں میں سے کوئی بھی انہوں نے اختیار نہ کی۔ تو پھر ایک ہفتہ بعد ان کے نام مکرر وی پی ارسال ہوگا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ بابت درت پر ادا کردیں۔

آپ کا نام بھی اسمیں درج ہے

(۱) ۷۴۳ مکرمی قریشی محمد عثمان صاحب انجنیئر چہ ر ۳۵ء
(۲) ۱۵۶ مکرمی چوہدری عبداللہ خان صاحب بی۔ اے اگزیکٹو افیسر ...... چہ ر بقایا ۳۴ء
(۳) ۲۲۹ مکرمی بابو قاسم دین صاحب محاسب انجمن صہ ر ״
(۴) ۸۶ مکرمی شیخ عبدالغنی صاحب سوداگر گس للعہ ر ״
(۵) ۵ مکرمی شیخ نیاز محمد صاحب ہوم انسپکٹر پولیس للعہ ر ۳۵ء
(۶) ۳۸۴ مکرمی ڈاکٹر محمد حبیب علی خان صاحب وٹرنری اسسٹنٹ سرجن دکن للعہ ر ״
(۷) ۶۲۰ مکرمی سید وزارت حسین صاحب منیجر ریاست .... للعہ ر ״
(۸) ۷۰۷ مکرمی چوہدری عبدالحمید صاحب منیجر الیکٹرک برانچ ...... للعہ ر ״
(۹) ۸۱۲ مکرمی چوہدری محمد عمر صاحب کلرک خزانہ للعہ ״
(۱۰) ۲۶۴ مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب سکرٹری انجمن للعہ ر بقایا ۳۴ء
(۱۱) ۷۲۳ مکرمی چوہدری غلام حسین صاحب چک ۹۸ شمالی .... للعہ ر ۳۵ء
(۱۲) ۵۴۳ مکرمی شیخ مشتاق حسین صاحب کنٹراکٹر للعہ ر ״
(۱۳) ۶۹۶ مکرمی منشی قادر بخش خان صاحب گرداور للعہ ر ״
(۱۴) ۷۳۶ مکرمی چوہدری فضل دین صاحب میلوسیلو عہ ر بقایا ۳۴ء
(۱۵) ۲۲۴ مکرمی میاں محمد یوسف صاحب سنگر مشین عہ ر ״
(۱۶) ۳۸۸ مکرمی مستری محمد یوسف صاحب سوداگر گڑی عہ ر ۳۵ء
(۱۷) ۲۰۷ مکرمی ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سب اسسٹنٹ سرجن .... عہ ر بقایا ۳۴ء
(۱۸) ۲۰۶ مکرمی بابو محمد شریف صاحب ٹیلیگرافسٹ عہ ر ۳۵ء
(۱۹) ۱۰۷ مکرمی شیخ نیاز محمد صاحب ڈسپنسر عہ ر ״
(۲۰) ۶۳۸ مکرمی مسٹر کے۔ ڈین صاحب عہ ر ״
(۲۱) ۶۲۴ مکرمی بابو غلام رسول صاحب پرشل کلرک للعہ ر بقایا ۳۴ء
(۲۲) ۶۱۷ رحمت علی صاحب معرفت فیض بخش صاحب کالرا .... ے ر ״
(۲۳) ۷۸۷ مکرمی چوہدری غلام رسول صاحب محلدار للعہ ر ״
(۲۴) ۶۸۱ مکرمی غلام قادر صاحب شرق عہ ر ۳۵ء
(۲۵) ۷۳ مکرمی سید بشارت احمد صاحب وکیل .... ۱۲ ر پانچسال گذشتہ ۲۵

مُبارک باد

یہ مُسرت انگیز خبر نہایت خوشی سے سنی جائیگی۔ کہ مخدوم الملت جناب چوہدری ظفراللہ خانصاحب مدظلہ کے وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں جانے سے جو پنجاب کونسل میں ممبری کی جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس پر بلا مقابلہ محترمی چودھری اسداللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء کا تقرر ہوگیا ہے۔

ہم اس کامیابی پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور محترم جناب چودہری ظفراللہ خان صاحب سلمہ اللہ اور مکرمی چودہری اسداللہ خانصاحب کو دلی اخلاص سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ الحمد للہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا بیان سیّد عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں

وکیل ملزم کے سوالاتِ جرح اور اُن کے جواب

۲۳ مارچ گیارہ بجکر ۵ منٹ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دیوان سُکھ آنند صاحب سپیشل مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں ملزم سیّد عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی طرف سے بطور گواہ صفائی شہادت دینے کیلئے تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء جناب پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ ایم۔ ایل۔ سی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء۔ جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ موجود تھے۔ ملزم کی طرف سے شیخ محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ نے سوالات کئے۔ ذیل میں سوال اور حضرت امیر المومنین کے جوابات درج کئے جاتے ہیں:

(س) آپ کو معلوم ہے۔ کہ قادیان میں مجلس احرار کی تبلیغی کانفرنس ہوئی (ج) ہاں

(س) اس سے پہلے کہ کانفرنس ہوئی آپ کو کتنی دیر پہلے پتہ چل گیا تھا۔ کہ کانفرنس ہوگی (ج) تاریخ تو یاد نہیں۔ افواہیں پانچ چھ مہینے قبل سے سنی جاتی تھیں۔ اور یقینی علم دو یا تین ہفتہ قبل ہوا تھا۔

(س) آپ احرار کی کانفرنس کے منعقد ہونے کے خلاف تھے۔ یعنی آپ کو اس کے منعقد ہونے پر اعتراض تھا (ج) میرا اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ میں نے ذاتی طور پر اس معاملہ کی طرف توجہ نہیں کی۔

(س) آپ نے کوشش کی۔ کہ کانفرنس نہ ہو (ج) ذاتی طور پر میں نے نہیں کی۔

(س) خان صاحب فرزند علی آپ کے مریدوں میں سے کون ہیں۔ (ج) وہ صدر انجمن احمدیہ کے ٹرسٹی ہیں۔ اور ٹرسٹی ہونے کے لحاظ سے ہی امور عامہ کا ناظران کا عہدہ ہے۔

(س) وہ احرار کانفرنس بند کرانے کے لئے شملہ گئے تھے۔ (ج) مجھے معلوم نہیں۔ کہ ان کے شملہ جانے کی غرض احرار کانفرنس کا بند کرانا تھا۔ احرار کانفرنس کے متعلق جو کچھ شملہ میں ہوا۔ اس کا علم مجھے بعد میں ہوا۔

(س) کیوں گئے تھے۔ (ج) یہ اُن سے پوچھ سکتے ہیں۔

(س) آپ کو یہ علم ہے کہ وہ شملہ میں کمشنر لاہور سے ملے تھے (ج) مجھے یہ علم ہے۔ کہ کمشنر صاحب نے خود ان کو بلایا تھا۔ انہوں نے خود ملنے کی خواہش نہ کی تھی۔ وہ شملہ میں تھے۔ اور کمشنر صاحب نے خود انہیں ملنے کے لئے کہا تھا۔ جس میں احرار کانفرنس کا ذکر ہوا۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ جب احراری جلسہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ تو آپ نے اپنے مریدوں کو چٹھی بھیجی کہ قادیان میں آؤ۔ (ج) نہیں کوئی چٹھی میں نے نہیں بھیجی۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ چٹھی نہیں بھیجی گئی۔ تو اس کا یہ مطلب ہے، کہ دفتر سے باہر نہیں نکلی۔ میں نے چٹھی لکھنے کے لئے آرڈر دیا تھا۔ مگر چٹھیاں لکھی نہیں گئی تھیں۔ بلکہ پیشتر اس کے کہ چٹھیاں لکھی جائیں مرزا معراج الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی مجھے ملے۔ اور انہوں نے کہا کہ پولیس کا کافی انتظام ہوگا۔ چٹھی جاری نہ کریں۔ تو میں نے چٹھی روک دی۔

(س) کیا آپ نے دو چٹھیاں لکھیں، ایک ۳ اکتوبر کو اور دوسری ۱۶ اکتوبر کو۔ (ج) ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶ میں سے کسی تاریخ کو جو چٹھی گئی۔ میں بتا چکا ہوں۔ کہ ایک چٹھی لکھنے کا میں نے حکم دیا تھا۔ مگر وہ بھیجی نہیں گئی۔ اسے روک دیا گیا تھا۔ اس سے پہلے میں نے کوئی آرڈر نہیں دیا تھا۔ اور نہ ۳ اکتوبر کو کوئی چٹھی میری طرف سے بھیجی گئی۔

(س) کیا آپ نے آرڈر کسی اندیشہ کی وجہ سے دیا تھا۔ (ج) میں نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت میرے دل میں کوئی خاص خطرہ تھا۔ مگر چونکہ قادیان ہماری مقدس جگہ ہے۔ احتیاطی طور پر بھی ایسا کرنا ضروری تھا۔

(س) جن کو آپ احراری کہتے ہیں۔ ان کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ (ج) میرے دل میں ان کے متعلق کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ان میں سے کوئی شخص دشمنی کی بات کرے۔ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ دشمن ہے۔

(س) احرار کانفرنس میں جو لوگ آئے آپ ان کو دشمن سمجھتے تھے (ج) اس وقت آنیوالے کئی دوست بھی تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(س) احرار کو آپ دشمن سمجھتے ہیں (ج) جب کوئی یہ کہتا ہے۔ کہ میں فلاں کو دشمن سمجھتا ہوں تو اس کے دو مطلب ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ دشمنی کر رہا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ کہنے والے کے دل میں اس کے متعلق دشمنی ہے۔ میرے دل میں ان کے متعلق دشمنی نہیں ان میں سے جو دشمنی والے فعل کرے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ ہم سے دشمنی رکھتا ہے۔

(س) کیا آپ نے ان کے متعلق دشمنی کا لفظ استعمال کیا۔ (ج) یاد نہیں کہ عام طور پر کیا ہو۔ ممکن ہے بعض خاص موقعوں پر کیا ہو۔

(س) الفضل اخبار آپ کا سرکاری گزٹ ہے۔ (ج) اس اخبار کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہے

(س) کیا آپ کا یہ اخبار اسی طرح کا ہے جس طرح کا گورنمنٹ گزٹ ہوتا ہے۔ (ج) گورنمنٹ گزٹ کا ہر لفظ گورنمنٹ کی طرف سے ہوتا ہے۔ الفضل میں جو کچھ لکھتا ہے ایڈیٹر لکھتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس کا ہر لفظ ہم لکھ کر دیتے ہیں۔

(س) آپ کے حکم سے آپ کی مرضی سے بحیثیت جماعت یہ پرچہ جاری ہے (ج) اس کو میں نے جاری کیا تھا۔ پھر وقف کر دیا۔ صدر انجمن اس پراپرٹی کی مالک ہے۔ پھر میں اسے اپنی طرف کیوں منسوب کروں۔

(س) آپ کی اتھارٹی کے ماتحت الفضل جاری ہے (ج) اتھارٹی کے اگر یہ معنی ہیں کہ الفضل کے مضامین کا میں ذمہ وار ہوں۔ تو پھر غلط ہے۔ لیکن اگر یہ مراد ہو کہ میں اسے بند کرانا چاہوں تو کر سکتا ہوں یا نہیں۔ تو چونکہ یہ جماعت کی طرف سے جاری ہے میں اسے بند کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں

(س) آپ کے خطبات اس میں چھپتے ہیں (ج) اکثر چھپتے ہیں۔ بعض نہیں بھی چھپتے۔

(س) جو چھپتے ہیں۔ ان کے متعلق یہ شکایت تو نہیں پیدا ہوتی۔ کہ غلط ہیں۔ (ج) کئی دفعہ یہ شکایت پیدا ہوئی ہے۔ کہ فلاں غلطی ہو گئی۔

(س) اگر کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو دوسرے پرچہ میں اسے دور کر دیا جاتا ہے۔ (ج) بعض دفعہ بہت دیر کے بعد غلطی کا علم ہوتا ہے۔ اگر کسی غلطی کے متعلق سمجھا جائے کہ اصلاح ضروری ہے۔ تو ہو جاتی ہے۔ ورنہ غلطی رہ ہی جاتی ہے۔ میں دوسرے خطبہ میں یا مجلس میں بیان کر دیتا ہوں۔ کہ فلاں بات غلط لکھی گئی ہے۔ درست یوں ہے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ اخبار کے دوسرے ہی پرچہ میں اصلاح چھپ جائے۔

(س) جب احرار کانفرنس ہونے لگی تھی انہی ایام میں آپ کے کسی مرید کی تلاشی ہوئی تھی۔ اور اس سے برچھیاں نکلی تھیں۔ (ج) مجھے علم نہیں۔ کہ کسی کی تلاشی ہوئی اور برچھیاں نکلیں ایک شخص سے کھڈ سٹک لی گئی تھی۔

(س) جب احرار کانفرنس ہوئی تو اس سے پہلے یا اس وقت آپ نے لوگوں کو تحریک کی کہ بندوقیں اور تلواریں خریدیں (ج) اس کانفرنس کے قریب کے ایام میں مَیں نے کوئی تحریک نہیں کی کہ اسلحہ خریدیں

(س) ۱۹۳۰ء میں یاد ہے۔ کہ اس قسم کی تحریک کی (ج) یقینی طور پر ساری بات یاد نہیں وہ بات پیش کی جائے۔ تو بتا سکتا ہوں۔ کہ کیا مطلب تھا۔

(س) یہ جناب کو علم ہو گا۔ کہ احرار کانفرنس کے ایام میں قادیان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی (ج) میں نے لوگوں سے سُنا تھا کہ جاری کی گئی ہے۔ کسی افسر نے مجھے نہیں بتایا تھا۔

(س) احرار کانفرنس سے مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ پہلے آپ نے ان کے خلاف کوئی اشتعال انگیز تقریر کی تھی (ج) مَیں نے کبھی کوئی اشتعال انگیز تقریر نہیں کی۔

(س) کیا آپ نے زبردست تقریر کی تھی۔ (ج) تقریر سامنے رکھی جائے تو بتا سکتا ہوں۔

(س) کیا آپ کو اتنا یاد ہے کہ احراریوں کا ذکر کر کے آپ نے کہا تھا۔ کہ یہ چیونٹی ہیں اور ہم ہاتھی ہیں۔ (ج) میرے سامنے وہ الفاظ پیش کئے جائیں۔ تو دیکھ کر بتا سکتا ہوں۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ ایک احمدی ایک ہزار پر بھاری ہے۔ (ج) میں سوال سمجھنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ایسا ہے۔ یا یہ کہ میں نے کہا ہے۔

(س) سوال یہ ہے۔ کہ کیا آپ نے ایسا کہا (ج) مجھے یاد نہیں میرے سامنے لایا جائے۔ تو بتا سکتا ہوں۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ میں نے نہیں کہا۔ ممکن ہے کہا ہو۔

(س) کیا آپ کو یاد ہے۔ کہ جب اسمبلی کا انتخاب ہوا۔ اور مسٹر گابا احراری امیدوار کھڑے ہوئے۔ تو آپ چاہتے تھے کہ ان کی بجائے حاجی رحیم بخش کامیاب ہو جائیں (ج) میں نے حاجی رحیم بخش صاحب کی تائید کی تھی۔

(س) کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ مسٹر گابا کامیاب ہو گئے۔ (ج) میں نے اخباروں میں اعلان پڑھا تھا۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب آپ کے مرید ہیں۔ (ج) ہاں۔

(س) ان کی تقرری کی احرار نے بہت مخالفت کی تھی۔ اور بہت کچھ لکھا تھا۔ کہ وہ نہ ہوں (ج) چونکہ لوگوں میں مشہور تھا۔ کہ احرار نے مخالفت کی۔ یہ میں نے سنا تھا۔ اور کثرت سے سُنا تھا۔ اس لئے میں نے یقین کیا۔ کہ مخالفت کی۔

(س) آپ نے ایک موقعہ پر کہا تھا کہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب کا کامیاب ہو جانا ہمارا روحانی معجزہ ہے۔ (ج) ایک آدھ لفظ کی کمی بیشی سے مفہوم میں بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ اس لئے جب تک اصل الفاظ پیش نہ کئے جائیں۔ نہیں کہہ سکتا کہ کیا میں نے کچھ کہا تھا یا نہیں۔

(س) ۲۱ر جون ۳۳ء کے الفضل میں آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا جو خطبہ شائع ہؤا ہے۔ اس کے صفحہ ۲ پر یہ الفاظ ہیں "ایک عام مومن ۱۰ پر بھاری ہوجاتا ہے اور اگر اس سے بھی ترقی کرے۔ تو صحابہ کے طرز عمل سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں سے ایک ایک نے ہزار کا مقابلہ کیا ہے" یہ آپ کے الفاظ ہیں۔

(ج) یہ میرے الفاظ ہیں۔ ان کے ساتھ یہ الفاظ میں درج کراتا ہوں۔ جن میں ان کی تشریح کی گئی ہے کہ "آج کل تو جسمانی مقابلہ ہے ہی نہیں۔ اس لئے اس لحاظ سے بھی ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں"۔ جو الفاظ سوال میں پیش کئے گئے ہیں۔ وہ قرآن کی ایک آیت کی تشریح ہے۔

(س) الفاظ میں جو لفظ مومن ہے۔ یہ اپنے متعلق ہی سمجھتے ہیں۔ یا دوسرے مسلمانوں کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔ احراریوں کی طرف تو نہیں منسوب کرتے۔ (ج) نہیں۔ اپنی جماعت کے متعلق ہے۔ اس فقرہ میں مومن کے لفظ سے مراد احراری نہیں۔

(س) الفضل کا ایک پرچہ دکھا کر پوچھا۔ کہ اس میں زیر عنوان "اسمبلی کا امیدوار اور احراری" جو مضمون چھپا ہے۔ اس کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں (ج) یہ میرا مضمون نہیں۔ میں نے نہیں لکھا اور میں کہہ چکا ہوں۔ میں الفضل کے ہر لفظ کا ذمہ وار نہیں۔

(س) ۹ر دسمبر ۳۴ء کے الفضل میں آپ نے اپنی جماعت کو ڈائنامیٹ سے تشبیہ دی ہے۔

عدالت نے کہا کہ یہ پرچہ داخل ہوچکا ہے۔

(س) کیا آپ نے ۹ر دسمبر سے پہلے بھی ڈائنامیٹ کا لفظ استعمال کیا ہے (ج) مجھے یاد نہیں۔ احراری کانفرنس سے پہلے یہ لفظ استعمال کیا ہو۔

(س) آپ کو انہی ایام میں جبکہ احرار کانفرنس ہوئی۔ شکایت تھی۔ کہ آپ کے چند آدمی آپ کی جماعت کے منافق ہیں۔ آپ نے ان کو بڑا الستاڑا اور ان کے خلاف پرزور خطبہ دیا۔

پھر کہا آپ کو شکایت تھی۔ کہ آپ کی جماعت میں منافق ہیں۔ جو دوسروں کو شکائتیں پہنچاتے ہیں۔ (ج) جس دن سے میں خلیفہ ہؤا۔ بعض لوگ ایسے چلے آتے ہیں۔ اور ہر جماعت میں کچھ منافق ہوتے ہیں۔

(س) آپ نے اپنی جماعت کے روبرو خطبہ دیا جس میں زور دیا۔ کہ منافقوں کا پتہ لگائیں۔ مجھے معلوم ہے مگر میں بتانا نہیں چاہتا۔ (ج) اپنی جماعت کے کسی شخص نے جھوٹ بول دیا۔ تو اسے ہم منافق کہیں گے۔ دوسرے فرقوں کے متعلق ہم منافق کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔ ہاں اگر ان کا کوئی شخص اپنی قوم کے خلاف خفیہ کارروائی کرے جس سے عیسائی عیسائی ہوکر عیسائیوں کو نقصان پہنچائے۔ تو وہ شخص عیسائی منافق ہوگا۔ جس طرح احمدی احمدی ہوکر احمدیوں کو نقصان پہنچائے تو وہ احمدی منافق ہوگا۔

سوال عدالت:۔ ۱۵ر اگست کے الفضل کے پرچہ میں آپ کی جو تقریر درج ہے۔ اور جس میں منافق کا لفظ استعمال ہؤا ہے۔ یہ آپ کی تقریر ہے۔ (ج) ہاں۔

(س) اس تقریر میں منافق کا لفظ آپ نے کن لوگوں کی نسبت استعمال کیا ہے۔ (ج) اپنی جماعت کے کمزور لوگوں کے متعلق۔

(س) قادیان میں پہلے بھی دوسری مسلمانوں کا جلسہ ہؤا آپ کو یاد ہے۔ (ج) ہاں

(س) کب ہؤا (ج) سنہ یاد نہیں یہ جانتا ہوں۔ کہ پہلے ہؤا۔

(س) آپ کو یہ یاد ہے کہ ۲۳ء میں علماء قادیان میں اکٹھے ہوئے تھے۔ اور جماعت احمدیہ کے افراد نے انہیں سختی سے مارا پیٹا تھا۔ اور مقدمہ بازی تک نوبت پہنچی تھی۔ (ج) مجھے ذاتی علم نہیں۔ کہ احمدیوں نے غیر احمدیوں کو سختی سے مارا پیٹا ہو۔

(نوٹ از رپورٹر) قانون کی اصطلاح میں صرف وہ شہادت لی جاسکتی ہے۔ جو سماعی نہ ہو۔ مثلاً جس چیز کا رویت سے تعلق ہو۔ وہ آنکھوں سے دیکھی ہوئی ہو۔ جس کا سماع سے تعلق ہو وہ خود کا نوں سے سنی ہو۔ وغیرہ ذالک؛

حضرت امیرالمومنین کا یہ جواب کہ ذاتی طور پر علم نہیں۔ قانون کی اس تصریح کی روشنی میں ہے۔

(س) آپ محمد حسین کو جانتے ہیں۔ جو قتل ہؤا (ج) میں نے اسے نہیں دیکھا۔ اگر جاننے کا یہ مطلب ہے کہ سنا وہ قتل ہوگیا تو یہ سنا تھا۔

(س) محمد علی آپ کی جماعت کا آدمی تھا۔

(ج) ہاں؛

(س) محمد علی کو پھانسی ہوئی تھی (ج) ہاں؛

(س) محمد حسین جو قتل ہؤا کیا وہ عبدالکریم مباہلے والے کا ضامن تھا (ج) مجھے معلوم نہیں۔

(س) جب محمد علی کو پھانسی ہوئی۔ آپ نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ اور جنازہ کو کندھا دیا (ج) جنازہ پڑھانا یاد ہے۔ کندھا دینا اچھی طرح یاد نہیں۔ ممکن ہے دیا ہو۔

(س) کیا محمد علی بہشتی مقبرہ میں دفن ہؤا۔

(ج) ہاں۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ بہشتی مقبرہ خاص مقام ہے قادیان میں۔ اور اس میں خاص آدمی دفن کئے جاتے ہیں۔ (ج) وہاں ایسے لوگ دفن ہوتے ہیں جنہوں نے وصیت کی ہو اور جسے صدر انجمن نے قبول کرلیا ہو۔

(س) کیا وہاں دفن ہونے کا معاوضہ دینا پڑتا ہے۔ (ج) ہر شخص جو اپنی جائداد کے کم ازکم ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہے۔ اشاعت اسلام کے لئے۔ اسے دفن ہونے کی اجازت دی جاتی ہے۔

(س) محمد علی نے کوئی وصیت کی۔ اور کوئی جائداد انجمن کو دی۔ (ج) مجھے وصیت کا یاد پڑتا ہے۔ لیکن جائداد دینے کے متعلق اس وقت یاد نہیں؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(س) محمد علی کو قتل کی سزا دی گئی۔ اور اس کا جرم ثابت ہو گیا۔ کیا آپ جائز سمجھتے ہیں۔ کہ اسے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے (ج) اس کا جواب تفصیل اور تشریح چاہتا ہے۔ اگر عدالت کہے تو جواب دے سکتا ہوں۔

(س) عنایت شاہ اور غریب شاہ جو ۱۹۳۳ء میں قادیان گئے۔ اور انہوں نے وہاں احرار کا دفتر کھولا۔ ان کو آپ جانتے ہیں۔ (ج) غریب شاہ کا نام میں نے سُنا ہے۔ عنایت شاہ کا نام نہیں جانتا۔ (اس موقعہ پر عدالت کو توجہ دلائی گئی۔ کہ نام کی صحت کا ذمہ وار وکیل ہے)

(س) کیا عبد الکریم نے آپ سے کہا تھا کہ مباہلہ کریں۔ (ج) ہاں۔

(س) آپ نے منظور نہیں کیا تھا۔ (ج) چونکہ اسلام کے خلاف تھا۔ اور قرآن کی شرطوں کے ماتحت نہ آتا تھا اس لئے منظور نہ کیا۔

(س) کیا عبد الکریم نے مباہلہ نامی اخبار چیلنج سے پہلے جاری کیا تھا۔ یا بعد میں (ج) مجھے یاد نہیں۔

(س) آپ نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ عبد الکریم اور اس کے ساتھی مر جائیں گے۔ (ج) ہر ایک نے مرنا ہے۔ اس قسم کی پیشگوئی کی کیا ضرورت تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے اس کے مرنے کی پیشگوئی کی۔

(س) کیا یہ اس وجہ سے آپ نے کہا تھا۔ کہ عبد الکریم نے آپ کو مباہلہ کے لئے کہا تھا۔ (ج) حوالہ پیش کریں۔

(س) آپ کو معلوم ہے کہ مباہلہ والوں کے مکان کو آگ لگ گئی تھی۔ (ج) سُنا تھا۔ ذاتی علم نہیں۔

(س) اپریل ۱۹۳۰ء کے آخر میں آپ نے دیکھا تھا کہ مباہلہ والوں کا مکان کھڑا ہے یا جل چکا ہے (ج) مجھے یاد نہیں۔

(س) ان کا مکان آپ کے مکان سے کتنی دور ہے۔ (ج) ایک فرلانگ کے قریب ہوگا۔

(س) ۱۹۳۳ء کے بعد سے اب تک پتہ ہے کہ وہ مکان کھڑا ہے (ج) یہ پتہ ہے کہ اب وہاں صدر انجمن کی بلڈنگ ہے۔

سوال عدالت۔ آپ کو کس طرح معلوم ہے کہ وہاں صدر انجمن کی بلڈنگ ہے (ج) اس مکان کے متعلق مجھے سپرنٹنڈنٹ پولیس خان بہادر عبد العزیز صاحب نے بتایا تھا۔ کہ ہمیں رپورٹ پہنچی ہے۔ کہ وہ مکان گرا دیا گیا ہے۔ میں نے انہیں کہا مجھے علم نہیں۔ مَیں نے یہ سُنا ہے کہ گر گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ گرا دیا گیا ہے۔ چونکہ یہ قانون ہے کہ شاملات پر مالک کی اجازت سے جو مکان بناتا ہے جب وہ چھوڑ کر چلا جائے۔ تو وہ زمین مالک کو ملتی ہے۔ اس کے ماتحت میرے ایک بھائی نے جس کے سپرد جائداد کا کام ہے۔ اس مکان کے گرنے یا گرائے جانے کے بعد جس کا مجھے علم نہیں صدر انجمن احمدیہ کو وہ جگہ دیدی۔ اور اب وہاں صدر انجمن کا مکان ہے۔

(س) کب سے ہے (ج) یاد نہیں شائد ۱۹۳۳ء کے آخر یا ۱۹۳۴ء کے شروع سے۔

(س) آپ محمد امین سے واقف ہیں (ج) ہاں

(س) عبد الکریم اور اس کے بھائی پر محمد امین نے حملہ کیا تھا۔ اور اس پر عبد الکریم نے دعویٰ کیا تھا (ج) مجھے ذاتی علم اس کے متعلق نہیں۔

(س) یہی محمد امین ۱۹۳۱ء میں قتل کیا گیا قادیان میں۔ وہ اپنے ہاتھ سے مرا یا کسی نے اسے مارا۔ (ج) مجھے ذاتی علم نہیں۔ میں نے لوگوں سے سنا۔ کہ اس نے ایک شخص پر حملہ کیا۔ اس میں وہ زخمی ہو کر مر گیا۔

نوٹ۔ اس پر ایک بجے عدالت لنچ کے لئے برخاست ہوئی۔ لنچ کے بعد سوا دو بجے کارروائی شروع ہوئی

(س) آپ کو یاد ہے۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۳۴ء کو احراریوں کے فتنہ پر آپ نے خطبہ دیا۔ جو الفضل ۱۲ر اکتوبر میں چھپا ہے۔ (ج) ہاں۔ (اس کے متعلق مزید سوال کرنے چاہے۔ عدالت نے کہا پرچہ اگزیٹ ہو چکا ہے۔ ان سوالات کی ضرورت نہیں)

(س) آپ یہ بتلائیے۔ کہ آپ کا عقیدہ ہے کہ محمدؐ صاحب آخری نبی ہیں۔ (ج) میرا یہ عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم آخری نبی ہیں۔

(س) آپ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ آپ کے والد مرزا غلام احمد صاحب نبی تھے۔ (ج) ہاں۔

(س) دوسرے جو مسلمان ہیں۔ وہ اس بات کے خلاف کہتے ہیں۔ (ج) بعض لوگ اختلاف نہیں کرتے۔ ہزارہا دل سے مانتے ہیں۔ مگر ظاہر ہونے کی جرأت نہیں کرتے۔ کہ بیعت میں شامل ہو جائیں اور دین کے لئے قربانیاں کریں۔

(س) ان کی فہرست آپ کے پاس ہوگی۔ (ج) فہرست نہیں۔ مختلف اوقات میں ایسے لوگ باتیں کرتے ہیں۔

(س) کیا ٹھیک ہے۔ کہ مرزا صاحب نبی تھے۔ اور بہت سے مسلمان ان کے مخالف ہیں۔ اور علماء بھی (ج) بہت سے ایسے لوگ ہیں جو حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔

(س) جمعیۃ العلماء دہلی والے مخالف ہیں۔ یا نہیں۔ (ج) مخالف ہیں۔

(س) فرنگی محل والے بھی مخالف ہیں (ج) ہاں

(س) جمعیۃ العلماء سہارنپور والے (ج) مجھے معلوم نہیں کہ سہارنپور میں کوئی جمعیۃ العلماء ہے۔

(س) بریلی والے (ج) اس سے آپ کی کیا مراد ہے۔ وہاں ہمارے بھی آدمی ہیں۔

(س) وہاں کے علماء (ج) ان کا نام لیں۔

(س) دیوبند کے علماء (ج) ہاں مخالف ہیں۔ مگر موجودہ علماء۔ ان کے بانی مولوی محمد قاسم صاحب اس بارہ میں ہم سے متفق ہیں۔

(س) کیا یہ لوگ اس بات کی وجہ سے مخالف ہیں کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرزا صاحب ان کو سخت الفاظ کہتے رہے۔ اور وہ انکو کہتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ (ج) یہ حقیقت نہیں۔ بلکہ بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے پہلے بُرا بھلا کہا۔ اور حضرت مرزا صاحب نے ان کو جواب دیا۔ اور ان کے اعتراضوں کو رد کیا۔

(س) آپ یہ مانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مانتا ہے۔ کہ محمد صاحب کی قدر جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ (ج) ہم سوائے اللہ تعالےٰ کے اپنی جانوں سے کیا سب چیزوں سے زیادہ عزیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ دوسرے مسلمانوں کے متعلق میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

(س) دوسرے مسلمانوں کے متعلق پتہ ہے کہ محمد صاحبؐ کے متعلق ان کا کیا عقیدہ ہے۔ (ج) کچھ ایسے ہی ہیں جو پرواہ نہیں کرتے۔ ایسے بھی ہیں۔ جو زبردست عقیدت رکھتے ہیں۔

(س) کیا یہ درست ہے کہ آپ محمد صاحبؐ کی عزت برقرار رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ان کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرسکتے (ج) بے شک میں برداشت نہیں کروں گا۔ کہ کوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ میں اس سے لڑ پڑوں گا۔ بلکہ میرے جذبات کو ٹھیس پہنچیگی جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی بُرا کہے گا۔

(س) جو یہ کہے کہ میں اسلام میں داخل ہوں۔ مگر محمد صاحب کو آخری نبی نہیں مانتا۔ اور تمام رسولوں سے بڑھ کر نہیں مانتا۔ اسے آپ کیا سمجھتے ہیں۔ (ج) میرے نزدیک مسلمان ہوکر جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل تھے۔ وہ غلطی کرتا اور اسلام کے خلاف کہتا ہے۔ اور میرے نزدیک جو مسلمان یہ تسلیم نہیں کرتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک جاری ہے۔ بلکہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ آپ کی نبوت ختم ہوکر اور نبوت کی ضرورت ہے وہ غلطی کرتا ہے۔

* (نوٹ از رپورٹر) اس طرز سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بار بار نام لینا دوسرے وکلاء نے بھی بُرا محسوس کیا۔ کہ مسلمان وکیل اس طرح نام لیتا ہے۔

(س) آپ نے ایک طرف تو کہا کہ جو مسلمان یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ محمدؐ صاحب آخری نبی نہ تھے۔ اور دوسرے انبیاء سے بڑھ کر نہیں مانتا وہ غلطی کرتا ہے۔ اور دوسری طرف کہا جو نبوت ختم سمجھتا ہے وہ اسلام کے خلاف کرتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ (ج) آخر اسے کہتے ہیں جو بعد میں آئے۔ جو اندر ہی ہو وہ بعد نہیں کہلاتا۔

(س) آپ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ محمد صاحب کے بعد نبی آسکتا ہے۔ مگر دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ کوئی نبی نہیں آسکتا۔ (ج) ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو نبوت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے تابع ہے وہ بعد نہیں۔ اور یہ درست نہیں۔ کہ سارے مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع کوئی نبی نہیں آسکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جن کے متعلق آپ نے فرمایا کہ آدھا دین ان سے سیکھو۔ وہ فرماتی ہیں۔ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ (مجمع البحار تکملہ) کہ بے شک یہ تو کہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ نہ کہو کہ اب کوئی نبی نہ آئے گا۔ پھر بہت سے صحابہ کا یہ عقیدہ نہیں تھا۔ کہ کوئی نبی نہیں آسکتا۔

(س) میں نے صحابہ کے متعلق نہیں پوچھا (ج) میں صحابہ کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ صحابہ مسلمان تھے۔ اور ان کا عقیدہ یہ تھا۔ کہ ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ آپ کے ماتحت آپ کی شریعت قائم کرنے کیلئے نبی آسکتا ہے۔ دوسرے سارے مسلمان اس کا انکار نہیں کرتے۔ ان میں بھی ایسے ہیں۔ جو اس بات کو مانتے ہیں

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ آپ میں اور دوسرے مسلمانوں میں اختلاف کا بنیادی مسئلہ یہی ہے۔ کہ وہ محمد صاحب کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے مگر آپ مانتے ہیں۔ (ج) یہ نہیں۔ اس لئے کہ یہی بات جب دوسری جگہ دیکھتے ہیں تو ہماری مخالفت کرنے والے وہاں ناراض نہیں ہوتے۔ ہمارے خلاف عوام میں شورش پیدا کرنے کے لئے یہ کہتے ہیں۔

(س) آپ کے نزدیک ان کے اختلاف کی وجہ کیا ہے۔ (ج) یہ ان سے پوچھیں۔

(س) آپ کی پارٹی کا آپ کے والد صاحب کے زمانہ میں بھی اور اب بھی دوسرے مسلمانوں سے کیا یہی جھگڑا ہے کہ آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور وہ نہیں مانتے۔ (ج) میں اس کا جواب دے چکا ہوں۔

(س) آپ مانتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے بعد ان کی جماعت کی دو پارٹیاں ہوگئیں۔ ایک لاہور کی پارٹی اور ایک قادیان کی۔ (ج) ہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول کے بعد دو پارٹیاں ہوگئیں۔

(س) آپ دوسرے خلیفہ ہیں۔ (ج) ہاں۔

(س) اگر کوئی کہے کہ میرا رتبہ محمدؐ صاحب سے بڑھ کر ہے۔ تو آپ اس کے متعلق کیا کہیں گے۔ (ج) میں کہہ چکا ہوں۔ کہ جو یہ کہتا ہے غلطی کرتا ہے۔

(س) کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ لاہوری جماعت کے لوگوں کو آپ سے اصولی اختلاف یہی ہے کہ آپ مرزا صاحب کو نبی سمجھتے ہیں۔ (ج) میرے نزدیک یہ درست نہیں۔ میرے نزدیک مجھ سے ذاتی عداوت اختلاف کی اصل ذمہ وار ہے۔

(س) حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ پر لکھا ہے کہ آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ (ج) یہ ٹھیک ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ کہنے والا اپنا رتبہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑا قرار دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شعر ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ؛ اس سے بہتر غلام احمدؑ ہے

جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ میں جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں۔ اسیطرح سینکڑوں جگہ آپ نے لکھا ہے۔ کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم ہوں۔ ایک منٹ ان سے جدا ہونا میرے لئے موت ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کل برکۃ من محمد صلے اللہ علیہ وسلم فتبارک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

من علمہ و تعلمہ یعنی ہر برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ اور وہ بڑا مبارک ہے۔ جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلیم پائی۔ یعنی میں خود اس الہام کا مطلب یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کے تمام بزرگوں سے آپ کا درجہ بڑا تھا۔

(س) آپ اپنی جماعت کو کہتے ہیں۔ کہ تمام دنیا کو دشمن سمجھے (ج) میرے الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک سب دنیا سے ہوشیار نہ رہے۔

(س) میں کہتا ہوں۔ آپ نے کہا سب کو دشمن سمجھو۔ (ج) فقرہ دکھائیں۔

(س) کیا مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جو نبی ہوتا ہے وہ عام انسانوں سے اخلاق میں بہت بڑھ کر ہوتا ہے (ج) اس وقت کے عام مسلمانوں میں سے ایک حصہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ نبیوں میں بھی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ اور مسلمانوں میں ایسے خیالات پائے جاتے ہیں۔

(س) کیا آپ کے نزدیک نبی اخلاقی طور پر دوسروں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ (ج) ہماری جماعت کا بے شک یہ عقیدہ ہے۔ کہ نبی کی زندگی کامل ہوتی ہے اور اپنے زمانہ کے لوگوں سے ہر اخلاقی مذہبی حالت اس کی مکمل ہوتی ہے۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ جو نبی ہوتے ہیں ان کی سادہ زندگی ہوتی ہے۔ وہ عیش و آرام نہیں کرتے۔ مصیبتیں جھیلتے ہیں۔ (ج) سادہ زندگی نسبتی امر ہے۔ حضرت سلیمان نے گھوڑے رکھے ہوئے تھے۔ قلعے بناتے تھے۔ دیگیں چڑھاتے تھے۔ ایک عورت کے لئے انہوں نے قیمتی تخت بنوایا۔ حالانکہ وہ نبی تھے۔ سادہ زندگی نسبتی لحاظ سے ہوتی ہے۔ یعنی ایسی زندگی بسر کرنا جو نبی کی ضرورت کے مطابق نہ ہو۔ یا ایسی زندگی جس کا اثر لوگوں کی زندگیوں پر بُرا ہو۔ وہ نبی کی نہیں ہو سکتی۔

(س) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ (ج) آپ کی زندگی بھی مقابلہ کے لحاظ سے سادہ تھی۔ ورنہ آپ کے پاس گھوڑے تھے۔ اور کئی صحابہ کے پاس نہ تھے۔

(س) کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی کھاتے تھے (ج) کبھی کبھی کھاتے تھے۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ آپ کے پاس کپڑا نہ ہوتا اور چٹائی پر ننگے بدن سوتے (ج) کبھی ایسا بھی ہوتا مگر کئی حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ آپ کے پاس ایک سے زیادہ لباس بھی ہوتا تھا۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ آپ محمد صاحب کی زندگی کو کامل نمونہ سمجھتے ہیں۔ (ج) یقیناً جن حالات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کام کیا۔ ان حالات میں وہی کام سب سے افضل ہے۔

(س) یہ ٹھیک ہے۔ کہ نبی کے شایان شان نہیں۔ کہ سوا خدا کے کسی اور سے ڈرے۔ (ج) یہ ٹھیک ہے۔ کہ نبی خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

(س) کیا بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور آپ کو بڑا ناز ہے۔ کہ آپ نے انگریزوں کی بڑی خدمت کی۔ اس موقع پر سرکاری وکیل نے کہا کہ آپ ناز کا لفظ استعمال نہ کیجئے۔ کہ یہ اچھا لفظ نہیں۔ (ج) بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور مجھے اور جماعت کو اس بات پر فخر ہے۔ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے سچائی کا اظہار کیا۔ کہ انگریزوں نے اس ملک میں امن قائم کیا۔ اور ملک کی خدمت کی۔ مجھے فخر ہے۔ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے سچائی کا اظہار کیا۔ کسی کی خوشامد نہیں کی۔ بلکہ امر واقعہ کا اظہار کیا۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے فخر ہے کہ میں نوشیرواں کے زمانہ میں پیدا ہوا۔

(س) یہ آپ کو معلوم ہے۔ کہ جہاد مسلمانوں کا ایک عقیدہ ہے۔ (ج) آپ تشریح کریں کہ آپ جہاد کا کیا مطلب سمجھتے ہیں۔

(س) کتاب تریاق القلوب مرزا صاحب کی کتاب ہے۔ (ج) ہاں۔

(س) انگریزوں کے متعلق کیا یہ درست ہے کہ آپ کو ہمیشہ ان سے فائدے پہنچے۔ (ج) مجھے یا جماعت کو ذاتی طور پر کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ ہم ان کے انصاف کی قدر کرتے رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے ہم نے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائی ہیں۔

(س) اگر کسی کو کوئی کُتا کہے یا اور کوئی لفظ۔ تو کیا یہ درست ہے (ج) بطور گالی ایسے لفظ کا استعمال درست نہیں۔

(س) کُتے میں ایک صفت وفاداری کی بھی ہے اگر کوئی اس صفت کی وجہ سے کسی کو کُتا کہے تو یہ درست ہوگا (ج) نہیں۔ یہ لفظ صفت کے اظہار کے لئے اسی وقت درست ہوگا۔ جبکہ کسی کی بُرائی کا اظہار مدنظر ہو۔ اور اسی وقت جائز ہوگا۔ جبکہ ایسے شخص کے متعلق ایسا لفظ استعمال کیا جائے۔ جو خود ایسے الفاظ استعمال کر چکا ہو۔ یعنی صرف اس صورت میں جائز ہوگا۔ (صفت کے طور پر استعمال کرنا) جبکہ اس کا موصوف اس سے زیادہ سخت الفاظ کتا کہنے والے کے متعلق استعمال کر چکا ہو۔

(س) یہ ٹھیک ہے۔ کہ مرزا صاحب نے بڑے سخت الفاظ مسلمانوں کو کہے۔ (ج) کبھی جواب کے سوا نہیں کہے اور جوابی طور پر ان سے کم سخت الفاظ کہے ایسے لوگوں کے متعلق جنہوں نے پہلے بہت زیادہ سخت الفاظ آپ کے متعلق استعمال کئے۔

(س) انجام آتھم مرزا صاحب کی کتاب ہے

(ج) ہاں۔

(س) اس کے ص۲۱ پر لکھا ہوا ہے۔ کہ اے بدذات فرقہ مولویاں (ج) جواب میں کہا ہے۔ اور ان کو کہا ہے۔ جنہوں نے اس سے بہت زیادہ سخت الفاظ کہے۔

(س) اگر کوئی مجھے گالی دے۔ اور میں جواب میں گالی دوں تو یہ بُرا نہیں (ج) میرا مذہب اسلام کہتا ہے کہ اگر حد سے بڑھنے والے کو تنبیہ کے طور پر جواباً کوئی نسبتاً کم سخت لفظ کہا جائے تو جائز ہے گالی نہیں۔ کیونکہ گالی جھوٹ ہوتا ہے۔

(س) جو دوسرے مسلمان ہیں۔ کیا آپ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کے لوگ ان کو نہ لڑکیاں دیتے اور نہ ان کی لڑکیاں لیتے ہیں۔ (ج) ہم لڑکیاں دیتے نہیں لے لیتے ہیں سوائے تین چار سال کے کہ ہماری جماعت میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ اس لئے اپنے اندر رشتے کرنے کے لئے عارضی طور پر ایک مدت مقرر کر دی ہے۔ کہ دوسروں کی لڑکیاں نہ لی جائیں۔

(س) اگر کوئی مر جائے اور وہ احمدی نہ ہو۔ تو کیا آپ اس کے جنازہ پر جائیں گے۔ (ج) جنازہ پر جائینگے۔ دفن کرینگے۔ مگر جنازہ نہیں پڑھیں گے۔

(س) جو احمدی نہیں ان کے پیچھے نماز پڑھ لینگے یا نہیں (ج) نہیں۔

(س) جو احمدی نہیں۔ وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے (ج) یہ وہ بتا سکتا ہے۔ کوئی میرے پیچھے نماز پڑھے مجھے اس سے کیا۔ میں نے کبھی کسی کو روکا نہیں۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ اسلام میں حکم ہے تبلیغ کرو۔ (ج) ہاں۔

(س) تبلیغ کا کام آپ شد ومد سے کرتے ہیں۔ آپ نے یوم التبلیغ مقرر کیا ہوا ہے (ج) ہاں یہ ٹھیک ہے

(س) آپ سمجھتے ہیں۔ تبلیغ کرنا ہر مسلمان کا حق ہے۔ (ج) دنیا کے ہر شخص کا خواہ وہ عیسائی ہو یا ہندو۔ حق ہے کہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرے مسلمان کی کیا شرط ہے۔

(س) یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ تبلیغ کرتے وقت سخت الفاظ نہ کہے۔ (ج) اس شرط کے ساتھ جو پہلے بیان کر چکا ہوں۔

(س) انوار الاسلام مرزا صاحب کی کتاب ہے۔ (ج) ہاں۔

(س) کئی آدمی ایسے ہیں۔ جو پہلے آپ کے ساتھ شامل تھے۔ پھر اوروں کے ساتھ جا شامل ہوئے۔ (ج) ہر سال چار پانچ چھ ہزار مرد میری جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ اور جانے والے سال میں دو چار ہوتے ہوں گے۔ اور کبھی نہیں بھی ہوتے۔

(س) جب قادیان میں احرار کانفرنس ہوئی تو آپ نے بُرا مانا اس وجہ سے کہ آپ کے آدمی ان میں شامل نہ ہو جائیں۔ (ج) میں اس وجہ سے کس طرح بُرا مان سکتا تھا۔ جب کہ ہماری جماعت کے متعلق گورنمنٹ کا آرڈر تھا۔ کہ وہاں کوئی نہ جائے۔ میں نے تو شکوہ کیا تھا۔ کہ کانفرنس اگر ہمارے لئے کی گئی تھی۔ تو ہمیں جانے سے کیوں روکتے تھے۔ اور کیوں نہ جانے دیا۔

(س) سید اپنے آپ کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نواسے کہلاتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ (ج) چند ایک سید اپنے متعلق نواسے کا لفظ فخراً استعمال کرتے ہیں۔ باقی نہیں۔ ہاں یوں تو سارے ہی سید رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کی اولاد ہیں

(س) آپ کو معلوم ہے کہ احرار کے پاس کچھ سرمایہ ہے۔ (ج) مجھے کیا پتہ ہے۔

(س) آپ کے پاس قادیان میں انصاف کا محکمہ ہے۔ (ج) انصاف کے محکمہ سے آپ کی کیا مراد ہے۔

(س) جہاں جھگڑوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (ج) ایسے جھگڑے جو قابل دست اندازی پولیس نہیں ہوتے ہمارے پاس آ جائیں۔ تو ان کے لئے فیصلہ کرنے والے مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ طے کر دیں۔ اور جو پولیس کی دست اندازی کے قابل ہوں۔ ان کے متعلق کہدیا جاتا ہے۔ پولیس میں لے جائیں۔

(س) اس کے لئے کوئی محکمہ قائم کیا ہوا ہے۔ (ج) ہاں محکمہ قضاء ہے۔

(س) اس میں دیوانی مقدمات بھی کئے جاتے ہیں۔ (ج) ہاں مالی معاملات کا بھی فیصلہ کیا جاتا ہے۔ مگر ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے۔

(س) آپ کے اس محکمہ میں کوئی شکایت کرنی ہو۔ تو اس کے لئے کوئی کاغذ مقرر کیا ہوا ہے (ج) مجھے اس کا علم نہیں۔ مجھے جہاں تک علم ہے ایسا نہیں ہے۔ یہ محکمہ قضا کو علم ہوگا۔

(س) ایک کاغذ دکھا کر اس شکل کا کاغذ آپ نے دیکھا ہوا ہے۔ یہ لوکل انجمن احمدیہ کا ہے۔ (ج) میرے سامنے یہ کبھی نہیں آیا۔ میں آج پہلی دفعہ اسے دیکھ رہا ہوں۔ اس کا محکمہ قضا سے واسطہ نہیں۔ یہ لوکل انجمن احمدیہ قادیان سے تعلق رکھتا ہے اور لوکل انجمن الگ ہے اور مرکزی انجمن الگ۔

(س) آپ کو یہ بھی علم نہیں۔ کہ یہ کاغذ ایک آنہ کو بکتا ہے۔ (ج) نہیں۔

(س) مرزا بشیر احمد صاحب آپ کے کیا لگتے ہیں۔ (ج) میرے بھائی ہیں۔

(س) آپ نے یہ بھی مقرر کیا ہوا ہے کہ احمدی آپس میں تجارت کریں۔ دوسرے مسلمانوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں سے نہ کی جائے۔ (ج) ایک دفعہ بعض لوگوں نے شکایت کی تھی۔ کہ ہندو بازار میں جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ جو لوگ مخالفین کی باتیں برداشت نہ کر سکیں۔ اور انہیں ان سے خوف ہو وہ وہاں نہ جائیں۔ اور آپس میں لین دین کریں۔ لیکن جو لوگ ان پر اعتبار کرتے ہیں۔ وہ بے شک ان سے سودا لیں۔ اس پر بعض نے پہلا اقرار کیا۔ بعض نے دوسرا ورنہ میرا حکم نہیں۔ کہ ہندوؤں یا سکھوں یا عیسائیوں سے نہ خریدیں۔ چنانچہ لوگ سودا انہی سے خریدتے اور بعض ایسے بھی ہیں۔ جو اس اقرار سے باہر رہے اور خریدتے ہیں۔ لیکن یہ بھی صرف قادیان میں ہے۔ باہر کے لئے نہیں۔ میں خود قادیان کے باہر کے ہندوؤں سے کئی دفعہ سودا خریدتا ہوں۔ کچھ ہندو قادیان کے بھی ہیں جن سے یہ اقرار کرنے والے بھی خریدتے ہیں۔ مثلاً لالہ گنہیا شاہ صاحب۔

(س) اللہ دتا میراسی قادیان کو آپ جانتے ہیں۔ (ج) نہیں۔

ہاں

(س) مرزا مہتاب بیگ کو جانتے ہیں (ج)

(س) کیا کام کرتے ہیں۔ (ج) درزی کا۔

(س) چودھری حاکم علی کو جانتے ہیں۔ (ج) جانتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔

(س) قادیان میں آپ کے وزیر خارجہ وزیر عامہ بھی ہے۔ (ج) میرے کوئی وزیر قادیان میں یا اور کہیں نہیں۔

(س) آپ نے جو کام کرنا ہو۔ خود کرتے ہیں۔ (ج) ہمارا انتظام یہ ہے۔ کہ صدر انجمن کے مختلف محکموں کے افسر مقرر ہیں۔ ان کو ناظر کہتے ہیں۔ ان کو مقرر میں کرتا ہوں۔ اور وہ جواب دہ قانونی طور پر صدر انجمن کے آگے ہوتے ہیں۔ اور اپنے صیغہ کے آخری ذمہ وار ہوتے ہیں۔ صدر انجمن انتظامی جماعت ہے۔ ناظروں کو میں اس لئے مقرر کرتا ہوں کہ ہماری جماعت مذہبی جماعت ہے۔ میں دیکھ لوں۔ جو مقرر ہوئے وہ ہمارے منشاء کو پورا کرنے والے اور موزوں ہیں

(س) آپ نے احمدیہ کور بنائی ہے (ج) صدر انجمن کے انتظام کے ماتحت بنی تھی۔ اب مجھے اس کے متعلق علم نہیں۔

(س) کب سے نہیں۔ (ج) دو ڈیڑھ سال سے اس کا کوئی کام میرے سامنے نہیں آیا۔ اور میں نے سنا نہیں۔ کہ اس نے کوئی کام کیا۔

(س) آپنے کوئی آدمی مقرر کیا نشانہ سکھلانے کے لئے (ج) اس کا صدر انجمن سے تعلق ہے مجھے معلوم نہیں۔ اب ایسا انتظام ہے یا نہیں مجھے علم نہیں پہلے اس قسم کا انتظام تھا۔ جیسے سکاوٹ وغیرہ کا ہوتا ہے۔ تاکہ وہ جلسوں وغیرہ کا انتظام کریں۔ مجھے دو سال سے اس کے متعلق علم نہیں۔ کہ اب یہ انتظام ہے یا نہیں۔

(س) عورتوں کو بھی نشانہ وغیرہ سکھایا جاتا ہے (ج) میں نے اپنی بیویوں سے بعض اوقات بندوق چلوائی ہے۔ اور جس گھر میں بندوق ہو۔ اس کی عورتیں کبھی چلا لیتی ہیں۔ یوں عورتوں کے لئے اس قسم کا کوئی انتظام نہیں۔

(س) نعمت اللہ ڈرل ماسٹر ہے اور غلام نبی بھی (ج) میں ان کو جانتا ہوں۔ نعمت اللہ ڈرل ماسٹر ہے سکول میں۔ اور غلام نبی چوکیداروں کا دفعدار ہے

(س) یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے اپنی جماعت کو کہا فوجی تعلیم سیکھو۔ (ج) فوجی تعلیم سے آپ کی کیا مراد ہے۔ کیا یہ کہ فوج میں بھرتی ہو جاؤ۔

(س) نہیں یہ کہ نشانہ وغیرہ سیکھو۔ بندوقیں رکھو (ج) میں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں۔ کہ جنکو لائسنس مل سکتے ہیں۔ ان کو بندوقیں لینی چاہئیں۔ اور چلانی سیکھنی چاہئیں۔

(س) آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام دنیا کو فتح کریں گے (ج) ہر مذہب والے کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ چونکہ سچائی اس کے پاس ہے۔ وہ دنیا کو اپنا ہم خیال بنالے گا۔ ہمارے پاس سچائی ہے ہم بھی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ایک وقت سب دنیا ہمارے مذہب میں داخل ہو جائے گی۔

(س) آپ کو یاد ہے کہ ملائکۃ اللہ آپ کی کتاب ہے (ج) یہ میرا لیکچر ہے۔

(س) اس میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ مجھے الہام ہوا ہے زار روس کا سونٹا چھین کر مجھے دیا گیا (ج) یہ میرا الہام نہیں۔

عدالت کا وقت ختم ہونے کیوجہ سے کارروائی بند کی گئی۔ اور بیان سننے کے بعد حضرت امیر المومنین نے لکھایا۔

مجھے بعد میں محمد علی صاحب کی وصیت کے متعلق یاد آیا۔ کہ ان کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ چونکہ وفات کے وقت ان کا قرضہ ان کے مال سے زیادہ ہو گیا ہے۔ لیکن ان کی زندگی میں انجمن ان کی وصیت منظور کر چکی ہے۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں انکو دفن کیا جائے ؛

اس کے بعد پانچ بجے کے قریب حضور کچہری سے واپس تشریف لے آئے ؛

فاروق :۔ ۲۳ مارچ کو چونکہ کثرت سے حضور کے خدام گورداسپور جانیکے لئے تیار تھے اسلئے ایک سپیشل ٹرین کا آمد و رفت کیلئے انتظام کر لیا گیا تھا جسمیں قادیان کے احباب سوار ہو کر گئے اور آئے حضور موٹر میں تشریف لے گئے تھے ؛

دوسری پیشی

۲۵ مارچ کو وکیل ملزم کے بقیہ سوالات جرح

یہ عام قاعدہ نہیں ہے۔ کہ جس کا قرضہ جائداد سے زیادہ ہو۔ اور اس نے وصیت کرائی ہوئی ہو اس کے ترکہ میں سے کچھ نہ لیا جائے۔

بعض اوقات کسی کی وصیت صدر انجمن منسوخ بھی کر دیتی ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے محمد علی صاحب نے اس وقت وصیت نہ کی تھی۔ جبکہ وہ جیل میں تھے۔ بلکہ دیر کی کی ہوئی تھی۔ میرے سامنے محمد علی صاحب کی وصیت منظوری کے لئے پیش نہ ہوئی تھی۔ نہ کوئی اور پیش ہوتی ہے۔ میں نے محمد علی صاحب کے مقدمہ کی پیروی کے لئے کسی کو مقرر نہیں کیا تھا مجھے ذاتی علم نہیں کہ جماعت نے اس کے مقدمہ کی پیروی کی۔ میں نے سنا ہے کہ کی۔ مرزا عبدالحق صاحب وکیل۔ مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر۔ پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ جنہوں نے مقدمہ کی پیروی کی۔ میری جماعت کے ہیں۔ مولوی فضل الدین صاحب نے اس کا ذکر مجھ سے کیا۔ پیر اکبر علی صاحب نے مجھے یاد نہیں کہ کہا ہو۔ میں نے سنا ضرور تھا کہ انہوں نے پیروی کی۔ مولوی فضل الدین صاحب کا عہدہ مشیر قانونی کا ہے۔ مرزا عبدالحق صاحب کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔ کہ اُس وقت جماعت احمدیہ گورداسپور کے امیر تھے اِس وقت وہ جماعت احمدیہ گورداسپور کے پریذیڈنٹ ہیں

محمد علی صاحب کو سشن کورٹ سے موت کی سزا ہوئی تھی۔ مجھے یہ ذاتی علم نہیں ہے کہ میری جماعت نے ان کی ہائی کورٹ کی اپیل کے لئے چندہ کیا تھا۔ میرا خیال ہے۔ کہ پریوی کونسل میں اپیل نہیں کی گئی تھی۔ یہ یاد ہے کہ کسی نے گورنر سے رحم کی درخواست کی تھی۔ یہ معلوم نہیں کس شخص کے نام پر وہ اپیل تھی۔ محمد علی صاحب صوبہ سرحد کے رہنے والے تھے۔

یہ مجھے معلوم نہیں کہ محمد علی صاحب واقعۂ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قتل سے کتنا عرصہ پہلے قادیان آئے تھے۔ قادیان میں مجلس شوریٰ ہوئی تھی جس میں بہت سے لوگ باہر کی جماعتوں کے آئے تھے۔ اسوقت محمد علی صاحب بھی آئے تھے۔ میں نے اس واقعہ قتل سے ۲۰-۲۲ روز قبل پبلک میں جو کچھ کہا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ مباہلہ والوں پر خدا تعالےٰ کا عذاب آسمان سے آئے گا۔ وہ خدا کی گرفت میں آئیں گے۔ نہ کہ انسانی عذاب میں۔

"الفضل" یکم اپریل ۱۹۳۰ء میں مباہلہ والوں کے متعلق جو ذکر ہے۔ وہ میری تقریر کا حصہ ہے۔ اور درست ہے

جب محمد علی صاحب جیل میں تھے تو مجھے اتنا یاد ہے کہ ان کا ایک خط میرے پاس آیا تھا جس میں انہوں نے یہ اقرار کیا تھا کہ مجھ سے یہ فعل احمدیت کی تعلیم کی ناواقفیت کی وجہ سے ہو گیا ہے۔ اب میں نے سلسلہ کی کتابیں پڑھی ہیں اور مجھے اپنی غلطی کا علم ہؤا ہے اور میں توبہ کرتا ہوں دعا کریں خدا تعالیٰ میری غلطی معاف کردے۔

وہ چٹھی محفوظ نہیں۔ کیونکہ اس پر تین چار سال گذر چکے ہیں۔ البتہ میں نے اس کا ذکر اپنے ایک خطبہ میں کیا تھا۔ اگر موقعہ ملے تو وہ پیش کرسکتا ہوں۔

مولوی شیر علی صاحب صیغہ تالیف وتصنیف کے ناظر ہیں۔ اپنی عدم موجودگی میں بعض اوقات میں نے ان کو قادیان کی جماعت کا امیر مقرر کیا۔ (اس موقعہ پر ملزم کے وکیل نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے کورٹ میں موجود ہونے پر اسلئے اعتراض پیش کیا کہ ان کو بھی گواہ کے طور پر پیش کرنا ہے مگر عدالت نے اس بناء پر اس اعتراض کو رد کردیا کہ سرکاری وکیل کو ان کی موجودگی پر کوئی اعتراض نہیں)

۱۸ جولائی ۱۹۳۱ء کے الفضل میں جو خطبہ چھپا ہے وہ میرا ہے اور یہی وہ خطبہ ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا تھا۔ کہ پیش کرسکتا ہوں۔

میں اس مسلمان کو جہنمی جانتا ہوں۔ جو دیدہ دانستہ کسی مسلمان کو قتل کرے۔ اور پھر توبہ نہ کرے۔ توبہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنی غلطی کا اقرار کرے۔ اسے گناہ سمجھے اور اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کرے۔

(س) آپ اس مسلمان کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں یعنی اسے مسلمان مانتے ہیں یا کافر۔ جو کہ خدا کو ایک مانتا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا آخری اور سچا پیغمبر جانتا ہو۔ اور قرآن کو خدا کی سچی اور الہامی کتاب مانتا ہو۔ نماز پڑھتا ہو۔ مرزا غلام احمد صاحب کو بُرا نہ کہتا ہو۔ مگر ان کو نبی بھی نہ مانتا ہو۔

(جواب)۔ میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب خدا کے بھیجے ہوئے رسول اور قرآن کی پیشگوئیوں کے مطابق آئے ہیں۔ اس لئے یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی شخص سمجھکر خدا تعالیٰ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر ایمان رکھتا ہو اور پھر حضرت مرزا صاحب پر ایمان نہ لائے۔ جو شخص خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا۔ قرآن کریم اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر غور نہیں کرتا۔ اور ان تینوں امور کے باوجود حضرت مرزا صاحب کی باتوں کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔

اگر کسی شخص میں وہ ساری شرائط پائی جاتی ہیں جو اسلام میں مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ تو وہ مسلمان ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ پر ایمان لانے قرآن کریم کے ماننے اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا سمجھنے کا دعوےٰ کرنے کے باوجود مسلمان نہیں ہوگا۔

حضرت مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے والوں میں ایسے لوگ بھی ہوسکتے ہیں۔ جو مسلمان ہوں۔ اور ایسے بھی جو کافر ہوں۔ میں اس شخص کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ جو یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ گو یہ کہے کہ میں ان کی تحریروں میں جو نبی کا لفظ آیا ہے۔ اس کے معنی حقیقی نبی نہیں کرتا۔ نبی کے سوا دوسروں کا ہر الہام قطعی اور کامل نہیں ہوسکتا۔

قادیان میں جو احرار کانفرنس ہوئی۔ اس کا مقصد احمدی عقائد کے خلاف تبلیغ کرنا نہیں ہوسکتا تھا۔ اگر یہ غرض ہوتی۔ تو حکومت احمدیوں کو وہاں جانے سے نہ روکتی۔ میرے نزدیک اس کا صرف احمدیت کے خلاف تبلیغ کرنا مقصد نہیں تھا۔

قادیان میں غیر احمدی بھی ہیں۔ احرار کانفرنس میں جو تقریریں ہوئیں۔ وہ میں نے کانفرنس کے بعد اخبار احسان اور زمیندار میں پڑھیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر کے خلاف گورنمنٹ سے سلسلہ جنبانی نہیں کی۔ کہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ احمدی اخباروں نے تقریروں کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ مگر گورنمنٹ کو کوئی خط نہیں لکھا گیا۔

میں اپنی جماعت میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے کسی کو حرامی نہیں کہتا۔ اس بناء پر حضرت مرزا صاحب نے بھی کسی کو حرامی نہیں کہا۔

ذریۃ البغایا کے معنے ہیں۔ بے وفا لوگوں کے طریق پر چلنے والے۔ یا بے وفا عورتوں کے طریق پر چلنے والے لوگ۔ بے وفا عورتیں یا جماعتیں بھی اس کے معنی ہیں۔ بغایا کے معنی بدکار عورت کے بھی ہیں بغایا جمع ہے۔ ممکن ہے مفرد معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہو۔ مگر لغت دیکھے بغیر اس کے متعلق یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا۔

میرے عقیدہ کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مرزا صاحب کے آنے تک کوئی نبی نہیں آیا۔ یہ سچ ہے کہ اس عرصہ میں بعض نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مگر میرے عقیدہ کے رو سے ان کا دعویٰ غلط ہے۔ اور ایسا دعویٰ کرنے والے غلطی پر تھے۔

قادیان میں جو احمدی پٹھان رہتے ہیں میرے نزدیک وہ شریف آدمی ہیں۔ ان سے مجھے حملہ کرنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ میں بغیر حوالہ دیکھے نہیں کہہ سکتا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے جو لاہوری فریق کے امیر ہیں کوئی شکایت کی۔ کہ پٹھان مجھے مار نہ دیں۔

میں اپنی جماعت کے جس آدمی پر اس کی کسی غلطی کی وجہ سے ناراض ہوں۔ اس کا گھر بار ضبط نہیں کیا کرتا۔ بعض ایسے لوگ جن کے اخلاقی جرم اور ناپسندیدہ حرکات کا بچوں پر بُرا اثر پڑتا ہو۔ اور وہ جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان سے میں خواہش کرتا ہوں کہ قادیان سے چلے جائیں۔ ان میں سے بعض جو نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مانتے وہ نہیں بھی جاتے۔ میں خان کابلی کو جانتا ہوں اس کے متعلق اپنی جماعت کے کارکنوں میں سے کسی نے جب مجھ سے دریافت کیا کہ وہ ناپسندیدہ حرکات کرتا ہے۔ کیا کیا جائے تو میں نے خواہش کی کہ وہ قادیان سے باہر چلا جائے۔

عدالت:۔ وہ قادیان سے باہر چلا گیا تھا۔

(ج) ہاں۔

میں نے اس کے رشتہ داروں سے کہا تھا کہ جب تک وہ اصلاح نہ کرے۔ قادیان نہ آئے۔

اس موقعہ پر ایک تحریر پیش کی گئی جس کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ خط میرا ہی معلوم ہوتا ہے۔ گو اس کی سیاہی وہ نہیں جو میں عام طور پر استعمال کیا کرتا ہوں۔ اس میں وہ مضمون ہے جو میں نے ایک چٹھی میں لکھا تھا۔

میں محفوظ الحق علمی کو جانتا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ اسے نکالا گیا تھا۔ اس کے خلاف شکایت پیدا ہوئی تھی۔ اس لئے سلسلہ کی ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ کچھ دن رہا۔ اور پھر چلا گیا۔

میں محمد اسمٰعیل ولد حکیم قطب الدین صاحب کو جانتا ہوں۔ اس کو جماعت احمدیہ سے نکالا گیا ہے۔ ہمارا محکمہ جو امور عامہ ہے۔ اس نے میرے ایک قانون کی بناء پر اُسے نکالا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس کے ماں باپ اور بہن کو جو احمدی ہیں۔ اس سے تعلقات نہیں رکھنے چاہئیں تھے شاہ عالم کو بھی جماعت سے نکالا گیا تھا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ وہ قادیان سے باہر نہیں گیا۔ محمد اسمٰعیل باہر گیا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ گل نور کو جماعت سے خارج کیا گیا ہو وہ اب قادیان میں ہی ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔ ابراہیم علی کو بید مارے گئے۔ بید مارنے کی سزا ہم کسی کو نہیں دیتے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ جیسے سکولوں میں سزا ملتی ہے ہاتھوں پر سوٹیاں ماری گئی ہوں۔

میں عبدالسلام ولد ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو جانتا ہوں۔ مجھے یہ یاد ہے کہ اس کے لئے کوئی سزا تجویز کی گئی تھی۔ یہ یاد نہیں کہ وہ سزا کیا تھی۔ یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن بہت ممکن ہے کہ اس کے باپ کو کہا گیا ہو کہ وہ اسے سزا دے۔ یہ ممکن ہے۔ اسے سزا نہ ملی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس لڑکے کے باپ کو کہا گیا ہو۔ کہ اگر لڑکے کی والدہ اس کو منع کرتی ہے۔ کہ جو سزا اس کی اصلاح کے لئے تجویز کی گئی ہے وہ نہ لے تو آپ اس سے تعلق نہ رکھیں۔

یاد تازہ کئے بغیر نہیں کہہ سکتا۔ کہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو اس لئے ۲۵ روپے جرمانہ کیا گیا کہ تمہارا لڑکا سزا نہیں پاتا۔ اور تم سزا دلانے کے لئے تیار نہیں۔

جن کو اخراج کی سزا ملی ہو۔ اس سے تعلقات نہ رکھنے کے لئے کہنا میرا کام نہیں۔ ایسے امور امور عامہ کے متعلق ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ ناظر امور عامہ نے دوسری عورتوں کو ڈاکٹر عبداللہ صاحب کی عورت سے نہ ملنے کا حکم دیا۔ قادیان سے کسی کو چلے جانے کے لئے کہنا میرے سامنے پیش ہوتا ہے۔ آگے اس کے نتیجہ میں جو تفصیلات پیدا ہوں۔ وہ امور عامہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

میں عبدالکریم صاحب کو جانتا ہوں۔ ان کے لڑکے عبدالعزیز کے متعلق مجھے یاد ہے۔ کہ اسے جماعت سے خارج کیا گیا تھا یا قادیان سے چلے جانے کے لئے کہا گیا تھا۔ عبدالکریم صاحب کی لڑکی آمنہ کے متعلق مجھے یاد نہیں۔

۱۶ اپریل ۱۹۳۰ء کے الفضل میں جو خطبہ ہے اس میں آمنہ کے متعلق جو حوالہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ درست ہے۔ خطوط کے متعلق اس خطبہ میں جو حوالہ ہے وہ بھی درست ہے۔ شیخ فتح محمد صاحب منیجر سٹور قادیان کو بھی جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ وہ کچھ عرصہ جماعت سے نکالے جانے پر بھی قادیان رہے۔ پھر چلے گئے۔

میں خواجہ اعجاز علی شاہ صاحب کو جانتا ہوں۔ یہ یاد نہیں۔ کہ ان کو جماعت سے نکالا گیا تھا۔ اور نہ یہ یاد ہے کہ کسی جماعت کے آدمی نے ان کو کلہاڑی سے مارا تھا

عبدالعزیز۔ ابراہیم علی۔ عبداللہ ولد نوردین میں سے کسی کی قادیان میں جائداد نہیں۔ شیخ فتح محمد صاحب کے متعلق میں کہہ نہیں سکتا کہ ان کی جائداد ہے یا نہیں۔ ان کی جائداد ضبط نہیں کی جاتی۔ اور نہ ہم قانوناً کر سکتے ہیں۔ جن کو جماعت سے خارج کیا جائے۔

عبدالکریم مباہلہ والا کا جہاں مکان تھا۔ وہ جگہ میرے بھائی نے واجب العرض قادیان کی زیر دفعہ ۸ حاصل کی تھی۔ اور صدر انجمن کو دی تھی۔

میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ جائداد جو غیر قابض اور غیر مالک کی ہو جس نے اس میں رہائش ترک کر دی ہو بغیر قبضہ چھوڑے۔ اس جائداد پر مالک قابض ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس کے متعلق مجھے قانون کی واقفیت نہیں اس بارہ میں وہی کہا جائے گا۔ جو قانون کہتا ہے۔

مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے اپنے مختار سے کہا تھا کہ غیر مالکوں سے جن میں عبدالکریم کا باپ بھی شامل تھا۔ تحریر لے لی جائے۔ کہ اگر مکان چھوڑ جائیں۔ تو مالکوں کی جگہ ہوگی۔ مجھے معلوم نہیں۔ اس کے لئے اس نے تحریر لی یا نہ لی۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ عبدالکریم نے قبضہ چھوڑا یا نہ۔ مگر چار سال سے اس میں نہیں رہتا تھا۔ اور مکان بوسیدہ حالت میں تھا۔

جماعت کے لوگوں کی اپیلیں یعنی مرافعے بعض میرے پاس آتے ہیں۔ جو قواعد اپیلیں کرنے کے متعلق ہیں۔ کہ کس حالت میں میرے پاس اپیلیں ہو سکتی ہیں۔ ان کے متعلق ہدایات ہیں۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ اپیلوں کے دائر کرنے پر فیس لی جاتی ہے۔ محکمہ نقول قائم کرنے کے متعلق میں نے کوئی ہدایت نہیں دی ہوئی۔ اور نہ میرے علم میں کوئی محکمہ ایسا ہے۔ دستاویز پیش کردہ پر جو مُہر ہے۔ وہ محکمہ امور عامہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور دوسری محکمہ قضاء سے تعلق رکھتی ہے۔

ہمارے وہ احکام جو دیوانی معاملات کے متعلق ہوتے ہیں۔ ان کی تعمیل اس طرح نہیں ہوتی جس طرح عدالت کے احکام کی۔ (یعنی قرقی وغیرہ نہیں ہوتی) لیکن اہم کاموں میں جو تعمیل نہیں کرتے۔ ان کو ہم برادری سے خارج کرنے کے لئے کہتے ہیں۔

فرعون لفظ کے کئی معنی ہیں۔ اصطلاحی بھی اور وضعی بھی۔ جو شخص جبر اور ظلم سے حکومت کرے اسے بھی فرعون کہہ لیتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کو فرعون کہا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"الفاظ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگی" سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے بشرطیکہ سیاق وسباق خلاف نہ ہو۔ کہ کچھ ان میں سے ہم میں شامل ہو جائیں گے۔ اور کچھ باقی رہ جائیں گے۔ اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ اس جماعت میں اختلاف پڑ جائے گا۔

خطبہ جو "الفضل" ۵ راگست میں شائع ہوا ہے اور جس میں ذکر ہے۔ کہ ہم کونے کے پتھر ہیں۔ میرا ہے۔ اور یہ عصہ درست ہے۔

جب میں نے ملزم کی تقریر پڑھی۔ تو میں نے اسے قابل اعتراض پایا۔ مگر اس کے فعل کے خلاف نفرت پیدا ہوئی۔ اس کی ذات کے خلاف نفرت نہ پیدا ہوئی۔

ایسے الفاظ جو اشتعال پیدا کرنے والے اور نفرت پیدا کرنے والے ہوں۔ ان سے میرے دل میں ملزم کے خلاف نفرت و اشتعال اس لئے پیدا نہیں ہوا۔ کہ میں نے اپنے نفس کو اس قابل بنایا ہوا ہے۔ کہ کسی انسان کے خلاف میرے دل میں عداوت نہ پیدا ہو۔

میں ملزم کی تقریر سے زبانی کوئی ایسا لفظ نہیں بتا سکتا۔ جو اشتعال انگیز اور نفرت انگیز ہے۔

(اس موقعہ پر اخبار زمیندار ۲۴ راکتوبر کا پرچہ پڑھنے کے لئے دیا گیا)

میں نے ملزم کی تقریر کو جو پرچہ زمیندار ۲۴ راکتوبر میں ہے۔ دیکھ لیا ہے۔ اس کے بعض فقرات قابل اعتراض ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) فرعونی تخت اُلٹا جا رہا ہے۔

(۲) بعض مسلمان ایسے ہیں۔ جو مرزائیت کو ایک مستقل لعنت سمجھتے ہیں۔

(۳) وہ نقاب اتارے۔ گھونگٹ کھولے۔ پردہ اٹھا کر باہر آئے۔ بینی پکڑے۔ مولا علی کے جوہر دیکھے۔ کشتی لڑے۔ غرض ہر ایک رنگ میں آجائے۔ وہ موٹر میں آئے۔ میں ننگے پیروں آؤں۔ وہ دیبا اور حریر پہن کر آئے۔ میں گاندھی جی کی کھاڈی (کھدر) پہن کر آؤں۔ وہ عنبری کھا کر آئے۔ میں بھوکا آؤں۔ وہ زعفران کی چائے اور یاقوتی اور پلومر کی دوکان کی ٹانک وائن اپنے آبا کی سنت ہیں پی کر آئے۔ میں اپنے نانا کی سنت میں پیٹ پر پتھر باندھ کر آؤں۔

(۴) ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور پولیس سب آئیں اور دیکھیں کہ پانچ منٹ میں فیصلہ ختم ہو جاتا ہے یا نہیں وہ باہر نکلے۔ اور صرف اسی پر اکتفا نہ کرے کہ حکومت ہمارے سروں پر مسلط کر دے۔ حکومت پانچ منٹ کے لئے غیر جانبدار ہو۔ پھر دیکھو۔ بخاری کا رنگ۔

(۵) ان کی چالبازیوں کے باوجود۔

(۶) اس خبیث زمین پر معلوم نہیں۔ ہم کیوں آئے۔

(۷) یہاں خاتم النبیین کی توہین ہوتی ہے۔

(۸) واضح رہے۔ صبح ہونے سے پہلے یہاں آگ لگی ہوئی ہوگی۔

(۹) مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ اور دیکھو میں بشیر محمود کو کیا کرتا ہوں۔

(۱۰) ان کا کعبہ لنڈن بن جائے گا۔

(۱۱) ع نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے۔ کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا،

یہ ہے مسلمان کا عقیدہ۔ لیکن یہ مرزائی وہی ہیں۔ جو خواجہ یثرب کی ہتک کرتے ہیں۔

(۱۲) ابن سعود مرزائیوں کے نقطۂ نظر سے واجب القتل ہے

(۱۳) بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب کر کے کہا۔ میرے مخالفین جنگلوں کے سوٗر ہیں۔ اور انکی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔

اس اخبار کے علاوہ میں نے یہ تقریر اور ذریعہ سے بھی پڑھی تھی۔ اس مقدمہ کے دوران میں۔ تقریر کے متعلق کسی نے اس وقت تک مجھے کچھ نہیں بتایا جب تک کہ زمیندار میں وہ چھپی نہیں تھی۔ مجھے یاد نہیں ہے کہ ملزم کی تقریر پڑھنے کے بعد میں نے خطبہ میں اس کا ذکر کیا۔ یا الفضل نے ذکر کیا۔ میرا خیال ہے۔ کہ بہت سے رُقعے لوگوں نے اس تقریر کے خلاف لکھے تھے۔ اور خطوط بھی لکھے تھے۔ ممکن ہے۔ کہ اُن میں سے کچھ خطوط دفتر میں موجود ہوں۔

ملزم کی تقریر کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ سامعین کے عقائد کو بدلا جائے۔ کیونکہ کسی احمدی کو وہاں جانے کی اجازت نہ تھی۔ تقریر سے معلوم ہوتا ہے۔ اصل غرض احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانا تھی۔ بیشک اس کا یہ بھی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ اس بغض کی وجہ سے لوگ احمدی نہ ہو جائیں۔

تقریر کرنے والے نے جو فرعونی تخت کہا ہے اس کو ہماری جماعت گالی سمجھتی ہے۔ اس لئے قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ ہم حضرت بانی احمدیہ کو خدا کا فرستادہ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی تعلیم کے متعلق ایسا لفظ بولا گیا ہے

مجھے معلوم نہیں۔ کہ بعض مسلمان ایسے ہیں۔ جو احمدیت کو مستقل لعنت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے کبھی احمدیت کے خلاف میں نے یہ لفظ نہیں پڑھا۔

یہ فقرہ کہ نقاب اُتارے۔ گھونگٹ کھولے۔ باہر آئے۔ جس کا ذکر فقرہ نمبر (۳) میں ہے۔ یہ میری ذات کے متعلق کہا گیا ہے۔ مگر الفاظ ٹانک وائن والا جو فقرہ ہے۔ وہ بانی سلسلہ کے متعلق ہے۔

یہ مجھے معلوم ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے کسی دوکان سے ایک دفعہ ٹانک وائن جو دوائی ہے کھانسی کے لئے۔ اور جسے حال کو کا وائن بھی کہتے ہیں۔ منگائی تھی۔ میں نے کبھی یاقوتی نہیں خریدی اپنی زندگی میں۔ بعض دوستوں نے بطور تحفہ کبھی پیش کی۔ تو اس دوست کی خوشی کے لئے چکھ لی۔ استعمال کبھی نہیں کی۔ میں نے زعفران کی چائے یاد ہے۔ ایک دفعہ زندگی میں پی۔ میں نے دیبا وحریر یعنی ریشمی کپڑا کبھی استعمال نہیں کیا۔ نہ اپنے لڑکوں کو پہننے کی اجازت دی ہے۔ میری موٹر گاڑی ہے جسے میں استعمال کرتا ہوں۔ لفظ خبیث کا استعمال قادیان کے متعلق گالی ہے۔ اس سے ہمارے مذہبی احساس کو ٹھیس لگتی ہے۔ کیونکہ ہم قادیان کو مقدس مقام سمجھتے ہیں۔ عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو ایک دفعہ امرتسر میں دیکھا۔ جبکہ میں تقریر کر رہا تھا۔ ملزم اس میں شامل ہوا تھا۔ مجھے ملزم سے کوئی عداوت نہیں۔

یہ جو شعر ہے ع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزت پر خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

اسے الگ پڑھا جائے۔ تو میں اس کے معنوں سے متفق ہوں۔ لیکن اس کو اگلی عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ تو قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ یہ اشتعال انگیز ہے۔ فقرہ نمبر ۱۳ النجم الہدیٰ میں درج ہے مگر ملزم نے اپنی تقریر میں اصل فقروں سے جدا کر کے استعمال کیا ہے۔ اور یہ عیسائیوں کے متعلق ہے۔ آئینہ صداقت میری کتاب ہے۔

عدالت۔ سوال متعلق آئینہ صداقت کی اجازت نہیں دی جاتی۔ کیونکہ کتاب پیش نہیں کی گئی۔

میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برتر نہ کوئی ہو سکتا ہے۔ اور نہ ان کے برابر ہو سکتا ہے۔ ملائکۃ اللہ ایک کتاب ہے جس میں میری ایک تقریر درج ہے۔

تیسری پیشی

۲۷ مارچ کو سرکاری وکیل استغاثہ کی جرح کے جواب میں حسب ذیل بیان دیا

اخبار "زمیندار" کی پالیسی جماعت احمدیہ کے خلاف ہے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہم آخری نبی ان معنوں میں کہتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ بلکہ جو آئے گا۔ آپؐ کی اتباع میں آئے گا۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں ہے۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین نہیں ہوتی۔

میرا عقیدہ یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب کا رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑا رُتبہ رکھنا تو درکنار وہ ان کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جہاں حضرت مرزا صاحب کے تخت کے متعلق یہ آیا ہے کہ تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میں آنے والے تختوں کا ذکر ہے نہ یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تخت سے اوپر حضرت مرزا صاحب کا تخت بچھایا گیا۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ کتاب اربعین کے صفحہ ۱۷ میں حضرت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے۔ اور حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۱۱۶ بھی اسی عقیدہ کی تائید کرتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب کے جو سخت الفاظ پیش کئے گئے ہیں۔ وہ آپ نے ان مولویوں کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ جنہوں نے پہلے آپ کے خلاف سخت کلامی اور بد زبانی کی۔ کتاب البریہ کے صفحہ ۷۹ پر ان بُرے الفاظ اور بد زبانی کی فہرست درج ہے جو دوسروں نے حضرت مرزا صاحب کے خلاف کی۔

حضرت مرزا صاحب کی کتاب الہدیٰ کے صفحہ ۶۸ میں سخت الفاظ کے متعلق لکھا ہے کہ یہ ان لوگوں کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ جو شرارتیں کرتے ہیں۔ سب کے متعلق نہیں۔ کتاب ایام الصلح جو حضرت مرزا صاحب کی کتاب ہے۔ اس کے ٹائٹل کے صفحہ ۲ پر بعنوان اشتہار اطلاع عام جو مضمون ہے اس میں بھی بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے سخت الفاظ استعمال کرنے کی وجہ بیان کی ہے۔

لفظ ذرّیت سے مراد پَیرو بھی ہے چنانچہ ذریت دجال کا لفظ غیر احمدی علماء نے احمدیوں کے خلاف استعمال کیا ہے۔ جو کہ فتویٰ علماء کے صفحہ ۴۱ پر درج ہے۔

فروع کافی جلد ۳ میں امام ابو جعفر کی ایک حدیث درج ہے۔ جس میں انہوں نے غیر شیعوں کے لئے اولاد بغایا کا لفظ استعمال کیا ہے۔

چند احرار ایسے بھی ہیں۔ جو شیعہ ہیں "الفضل" ۵ رجون ۱۹۳۰ء میں جو میرا خطبہ ہے۔ اس کے صفحہ ۹ میں وہ وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ جن کی بناء پر قادیان کے بعض لوگوں سے سودا خریدنا چھوڑا ہے۔

مجھے اس وقت یاد نہیں۔ کہ احمدی جماعت میں سے کسی نے احرار کانفرنس جو اکتوبر ۱۹۳۴ء میں منعقد ہوئی۔ بند کرانے کی کوشش کی تھی۔

میں یہ نہیں چاہتا کہ ہندو یا سکھ قادیان سے باہر چلے جائیں۔ ہاں یہ میری خواہش ہے کہ مسلمان ہو جائیں۔ اور اگر مسلمان نہ ہوں۔ تب بھی وہ خوشی سے قادیان میں سکونت رکھیں۔ ہم جبر نہیں کرتے۔

مجھے یقینی طور پر یاد ہے۔ کہ ہم نے ایک کنال زمین لالہ گوکل چند صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار قادیان کو چار پانچ سال ہوئے ہبہ کر دی تھی۔

ہم غیر احمدیوں سے یہ نہیں کہتے۔ کہ اپنے جھگڑے ہمارے محکمۂ قضا میں لا کر فیصلہ کرائیں۔ نہ ہم احمدیوں کو مجبور کرتے ہیں۔ کہ محکمہ قضاء میں ضرور فیصلہ کرائیں۔ جماعت احمدیہ سے جس کو خارج کیا جائے اسے قادیان چھوڑ دینے کے لئے ہم نہیں کہتے۔ بعض کیسوں میں بعض احمدیوں کو جنہوں نے فیصلہ کو تسلیم نہ کیا جماعت سے خارج کیا گیا ہے۔ مگر اس وجہ سے کہ پہلے تو ہمارے پاس آئے۔ اور فیصلہ کرانے پر رضامندی ظاہر کی۔ مگر جب ہم نے فیصلہ کیا۔ تو اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور اس طرح خلاف معاہدہ کیا۔

یہ واقعہ ہے۔ کہ بعض احمدی بغیر ہمارے محکمۂ قضا میں آنے کے سرکاری عدالتوں میں فیصلہ کے لئے آتے ہیں۔

قاضی محمد علی صاحب کی وصیت جس کا میرے بیان میں ذکر ہے۔ معہ دوسری متعلقہ دستاویزات پیش کی جاتی ہے۔

دو درجن کے قریب وصیت کرنے والوں کی ایسی مثالیں ہیں۔ کہ جنہوں نے وصیت کی اور ان کی کوئی جائداد نہ پائی گئی۔ مگر ان کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ ایسے لوگوں کی فہرست موجود ہے۔

ہماری جماعت کا محمد حسین کے قتل میں کوئی ہاتھ نہ تھا۔ میرے خطبہ میں جو ۲۹ راپریل ۳۴ء کے "الفضل" میں چھپا۔ اس قتل کے متعلق اظہار افسوس کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکہ۔ مدینہ کو احمدی جماعت مقدس اور متبرک مقامات سمجھتی ہے۔ اور میں نے خود حج کیا ہے اگر احمدیوں کے خلاف کوئی یہ الزام لگائے۔ کہ مکہ و مدینہ کی عزت نہیں کرتے۔ تو ہم اسے سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

چونکہ قاضی محمد علی صاحب نے دلیری سے اپنے جرم قتل کا اقرار کر لیا۔ اور اس گناہ سے توبہ کی اور ظاہر کیا۔ کہ اس نے یہ فعل سلسلہ کی تعلیم کے خلاف کیا۔ اور اپنی غلطی کا اقرار کیا۔ اور قتل چونکہ عمداً نہ تھا۔ اس لئے اسے مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

"الفضل" ۵ر اگست ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۸ پر منافق کے متعلق جو حوالہ درج ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایسے شخص کو میرے سامنے پیش کرو۔ تاکہ اسے جماعت سے خارج کروں۔

ہمیں اچھا کھانے اور اچھا پہننے سے شریعت اسلام میں منع نہیں کیا گیا۔ اگر کھانے اور پہننے کی چیزوں کا استعمال مناسب حد کے اندر ہو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر مشک اور عنبر استعمال فرماتے تھے۔ یہ سیرت النبی صـ ۱۶۳ حصہ اول۔ جلد ۲۔ از مولانا شبلی میں بیان کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اوقات قیمتی کپڑے بھی پہنے۔ یہ بات ابوداؤد صـ ۵۵۹ میں درج ہے۔

ہر سال پانچ سے لے کر دس ہزار افراد تک کا جماعت احمدیہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ یعنے اس قدر لوگ احمدیت قبول کرتے ہیں۔ ۱۹۲۱ء میں پنجاب میں جو مردم شماری ہوئی اس میں احمدیوں کی تعداد ۲۸ ہزار لکھی گئی تھی۔ اور ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ۵۶ ہزار قرار دی گئی۔

سیف چشتیائی جو پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے لکھی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۰۴ پر حضرت مرزا صاحب کے متعلق "ملعونیت کا تمغہ" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور اس کے صفحہ ۱۱۰ پر "دجال قادیانی" کے الفاظ بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق استعمال کئے ہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب انوار الاسلام کے صفحہ ۳۴ میں لکھا ہے۔ کہ میں نے حضرت مسیح علیہ السلام یا کسی اور نبی کے خلاف سخت کلامی نہیں کی۔

اسی بات کا ایام الصلح اور کتاب البریہ میں بھی ذکر آیا ہے۔

وکیل ملزم کے جواب میں

میرے بیان میں تختوں کا جو ذکر آیا ہے اس سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کے اولیاء کے تخت ہیں۔ اور اولیاء نبی کے درجہ سے کم درجہ پر ہوتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت ۱۸۹۰ء کے آخر میں یا ۱۸۹۱ء کے شروع میں کیا۔ مولویوں نے آپ کے خلاف جو سخت کلامی کی اور سخت الفاظ استعمال کئے وہ دعویٰ نبوت سے پہلے بھی کئے۔

بہت سی کتب جو حضرت مرزا صاحب نے لکھی ہیں۔ ان کا ترجمہ دوسروں کا کیا ہوا ہے لجۃ النور کے صـ ۶۷۔ ۶۸ کا ترجمہ غالباً آپ کا کیا ہوا نہیں۔

غیر احمدیوں یا ہندوؤں کو مفت زمین دینے کی تحریر غالباً کوئی ہوگی۔

میرے علم میں قاضی محمد علی صاحب کی کوئی دوسری وصیت نہیں ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے خلاف آپ کے دعویٰ نبوت سے قبل بھی مولویوں نے سخت الفاظ استعمال کئے۔

مجھے یاد نہیں۔ کہ کتاب سیف چشتیائی حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب کے جواب میں لکھی گئی۔

حضرت مرزا صاحب کی کتاب اعجاز احمدی سیف چشتیائی کے بعد لکھی گئی ہے۔ اور اعجاز المسیح پہلے:

:- بیان ختم -:

وصیتیں

نمبر ۴۲۹۶۔ منکہ غلام محمد ولد میراں بخش قوم جٹ گھمڑیالی عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن جھنگی شاہ تخت جبال ڈاکخانہ ہرسم کوٹ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۲/۳۴ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد ایک مکان خام واقعہ موضع مذکور قیمت اندازاً مبلغ للعہ روپیہ ہے۔ اور نقدی مبلغ سہ روپیہ ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ نقد روپے کا حصہ وصیت عنقریب داخل خزانہ کردونگا۔ میرا گذارہ جائداد پر نہیں۔ بلکہ دستکاری پر ہے جس کی اوسط آمدنی قریباً مبلغ عـہ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری آمدنی معین نہیں۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں حصہ جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں گا۔ تو اس قدر رقم اصل قیمت سے منہا سمجھی جاویگی۔

العبد۔ غلام محمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ بدرالدین ولد چوہدری جیون ذات گوجر ساکن عاملہ تھانہ دوسوہہ۔ ضلع ہوشیارپور۔ گواہ شد۔ محمد حسین ڈاکٹر پیشہ متصل نور ہاسپٹل قادیان بقلم خود۔

نمبر ۴۲۹۹۔ منکہ ڈاکٹر محمد الدین ولد الٰہی بخش قوم شیخ عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن شہر سیالکوٹ محلہ اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱/۳۵ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری فی الحال کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ ڈاکٹر محمد الدین بقلم خود سکرٹری تعلیم وتربیت شہر سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ غلام محمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولد ساؤن قوم جٹ گھمن شہر سیالکوٹ بقلم خود گواہ شد۔ فضل احمد ولد نواب خان سکنہ تلونڈی عنایت خان کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ جان محمد امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔

نمبر ۳۰۷۴۔ منکہ عبدالحی ولد منشی عبداللہ صاحب قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر حال جنجہ یوگنڈا افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ $\frac{1}{35}$ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو -/۳۰۰ شلنگ بصورت ماہوار تنخواہ اور کمیشن جس کی تعیین نہیں کی جاسکتی ہے اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو ماہوار تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری مرنے کیوقت جسقدر میری پرائیویٹ جائداد ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛ المعبد عبدالحی احمدی منیجر سفر لین مرکنٹائل کمپنی لمیٹڈ۔ جنجہ یوگنڈا $\frac{1}{35}$ ۲۵ گواہ شد۔ بدرالدین احمدی مقام مگاڈی ایسٹ افریقہ۔ گواہ شد فضل الدین احمدی وٹرنری آفیسر جنجہ یوگنڈا $\frac{1}{35}$ ۲۵ ؛

نمبر ۳۳۷۳۔ منکہ محمد حسین ولد فتح محمد قوم شیخ ساکن سامانہ ڈاکخانہ خاص تحصیل بھوانی گڈھ ضلع سنام ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ $\frac{12}{34}$ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں بلکہ میری آمدنی ماہوار اوسط مبلغ -/۱۵ روپیہ ہے۔ میں اس کا دسواں حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری مرنے کے بعد میری جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ؛ المعبد۔ محمد حسین احمدی سامانہ حال قادیان۔ گواہ شد۔ عبدالوحید خان احمدی سنوری۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم سکرٹری وصایا۔ ننکانہ صاحب ؛

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کا بیان

۲۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ناظر تعلیم و تربیت نے سید عطاء اللہ صاحب بخاری کے گواہ صفائی کی حیثیت سے ان کے وکیل کے سوالات کے جواب میں حسب ذیل بیان دیا۔

میں جماعت احمدیہ کے محکمہ تعلیم و تربیت کا انچارج ہوں (لوکل انجمن احمدیہ کا ایک کاغذ دیکھ کر فرمایا۔) اسپر یہ تحریر میری ہے مجھے یاد نہیں کہ میں نے کوئی اور ایسا کاغذ بھی دیکھا ہو۔ یہ درخواست لوکل انجمن احمدیہ کے پریذیڈنٹ کے پاس گئی تہی۔ اور ان کی طرف سے مجھے بھیجی گئی تھی۔ کیونکہ اس زمین کے متعلق جس کا اسمیں ذکر ہے مجھے کچھہ ذاتی علم تھا۔ لوکل جماعت احمدیہ کے صدر کا انتخاب عام اعلان کرکے جمعہ کی نماز کے بعد کر لیا جاتا ہے۔ اسموقعہ پر جو لوگ بیٹھے رہتے ہیں۔ وہ انتخاب کر لیتے ہیں۔ بعض لوگ چلے جاتے ہیں۔ میں کبھی اس مجلس میں شریک نہیں ہوا۔ اور نہ ہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کبھی شریک ہوئے ہیں پہلے اس کے صدر میر قاسم علی صاحب تھے۔ لیکن اب نہیں ہیں۔ یہ درخواست انہوں نے ہی میرے پاس بھیجی تھی میر صاحب صدر انجمن احمدیہ کے ممبر نہیں ہیں۔ اس درخواست کی پشت پر سُرخ سیاہی سے گھری ہوئی تحریر میری ہے۔ اور اس کے اوپر میر قاسم علی صاحب کی ہے۔ مرزا مہتاب بیگ صاحب قادیان میں ٹیلر ماسٹر ہیں۔ مجھے یہ علم نہیں۔ کہ وہ ایسے کاغذ فروخت کیا کرتے ہیں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ اس قسم کا کوئی اور کاغذ میں نے کبھی دیکھا ہو۔ جب یہ کاغذ میرے پاس آیا۔ تو میں نے سمجھا۔ کہ لوکل پریذیڈنٹ نے مقامی طور پر کوئی ایسا انتظام کیا ہوگا۔ اس کے قابل اعتراض ہونے یا نہ ہونے کی طرف میرا ذہن نہیں گیا۔ اس کاغذ پر سبز رنگ کے نشان کو میں سلسلہ کی روایات سے وابستہ نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جائداد کا کچھہ حصہ ہماری والدہ محترمہ کے پاس رہن کر دیا تھا۔ جو ابھی تک واگذار نہیں ہوا۔ میں نے مستری عبدالکریم وغیرہ کا مکان دیکھا تھا۔ فوٹو پیش کردہ کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ اسی مکان کا ہے۔ میں نے ایک دفعہ بہشتی مقبرہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ سے اس مکان کا ایک دروازہ جلا ہوا دیکھا تھا۔ اندر جاکر نہیں دیکھا۔ مجھے معلوم نہیں۔ وہ کس طرح جلا۔ اب وہاں صدر انجمن کی عمارت ہے۔ یہ ٹھیک یاد نہیں۔ کہ ان کے جانے کے بعد جلا ہوا دیکھا تھا۔ یا پہلے مجھے معلوم نہیں کہ یہ بلڈنگ کس نے گرائی۔

سیرت المہدی میری تصنیف ہے۔ یہ دو حصوں میں ہے۔

سرکاری وکیل کی جرح کے جواب میں فرمایا میں نے ایم اے کا امتحان پاس کیا ہوا ہے۔

ہندوؤں کی مراصیوں کے متعلق جو مقدمہ ہوا تھا۔ اس کے تصفیہ کی نقل ایگزبٹ کراتا ہوں ہماری جماعت نے کبھی کسی قبرستان پر زبردستی قبضہ نہیں کیا۔ سیرت المہدی کی بعض روایات میرے چشم دید واقعات پر مبنی ہیں۔ لیکن اکثر دوسروں سے سن کر لکھی ہیں۔ سیرت المہدی حصہ اول کے پہلے حصہ کی بعض غلطیوں کی اصلاح دوسرے حصہ میں کر دی گئی ہے۔

فاروق

کی بیسویں جلد کا آغاز

الحمد للہ کہ فاروق اپنی عمر کے انیس ۱۹ سال پورے کرکے اس پرچہ سے بیسویں سال میں قدم رکھتا ہے۔ یہ خدا کا احسان اور فضل ہے کہ جس نے مجھے باوجود بے سروسامانی اور مشکلات کے فاروق کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرما کر بیسویں سال میں اسکو پہنچا دیا

فقط الحمد
ایڈیٹر

(... پریس قادیان میں ... چھپوا کر دفتر فاروق ... قادیان سے شائع کیا)